ابرِ عشق

انتخاب مقبول از کلام عاشق رسول ﷺ

جناب الحاج فقیر ابر شاہ وارثی

ابر اکیڈمی
دربار عالیہ وارثیہ
اشرف آباد معصوم شاہ روڈ ملتان

سفیرِ عشق

توصیف حیدر

تصوف بکس

سستا ہوٹل داتا دربار مارکیٹ لاہور   ارشد مارکیٹ جھنگ بازار فیصل آباد
03006674752.03007681230

سوانح حیات

اسم گرامی: الحاج حضرت ابر شاہ وارثی رحمتہ اللہ علیہ

القابات: سید الشعرا۔ ابر رحمت۔ شاعر اہلسنت۔ سرخیل نعت خواناں۔
فانی پنجاب۔ حسان پنجاب۔ مداح حبیب۔ عاشق رسول ﷺ

پیدائش: 1900ء میں جالندھر شہر میں پیدا ہوئے

والد محترم: والد محترم کا اسم گرامی خلیفہ مہر علی قادری
تخلیق مہر۔ مصنف جھوک مہر علی دی۔ تحفہ مہر علی۔ عشق محمدی۔
مجموعہ مہر۔ مہر روشن سروری۔ سی حرفیاں۔ باراں ماہ۔ وغیرہ وغیرہ

نمونہ کلام:

بھڑکی اگ ہے سینے بیمار دے
جاواں وچہ مدینے میں یار دے
جا کے وچہ بہار گلزار دے
گرد پھراں میں سخی دربار دے

دوسری جگہ فرماتے ہیں......

مہر علی مسکین دی عرض ہے

ساتھ عشق رسول دے غرض ہے

کلمہ پڑھنا رسول دا فرض ہے۔ ایہو عاشاں عشق دی طرز ہے۔

پھر ایک جگہ فرمایا......

سال باراں تو رو رو کے پیارے ہجر میں آپ کے ہیں گزارے

والدہ محترمہ: اسم گرامی رحمت بی بی نیک شعار اور تہجد گزار تھیں

حضرت حاجی اکمل شاہ وارثی رحمتہ اللہ علیہ کے ذریعہ داخل سلسلہ وارثیہ تھیں اور ان ہی کی تربیت یافتہ تھیں۔

وصال والد صاحب

حضرت ابر شاہ صاحب ابھی 9 سال ہی کے تھے کہ آپ کے والد صاحب کا انتقال ہو گیا۔ والدہ صاحبہ نے حضرت صاحب کی تربیت میں رزق حلال اور صدق مقال کا خاص خیال رکھا تھا کیونکہ آپ جانتی تھیں کہ

علم و حکمت زاید از رزق حلال عشق و رقت آید از رزق حلال ے

تعلیم

تعلیم ظاہری میں کسی مدرسے اور سکول میں تعلیم حاصل نہیں کر سکے تھے۔

امانت اور دیانت

آپ کے عزیز رشتے دار اپنی امانتیں آپ کے پاس رکھا کرتے تھے ہر آدمی کی امانت کے ساتھ اس کے نام کی پرچی رکھ دیتے تھے۔ ہر آدمی کی امانت الگ رکھتے تھے۔ اور عندالطلب اُسی وقت واپس کرتے تھے۔

مسلک

آپ کا مسلک مندرجہ ذیل رباعی سے ظاہر ہوتا ہے۔

ہے حمد ہزار ہزار اسنوں جہیڑا کسے دا جنیا تے جایا ای نہیں
تے درود اس ہستی پاک تائیں ڈٹھا جہدے وجود دا سایہ ای نہیں
چوہاں یاراں توں جان قربان میری ثانی ہور کوئی جہاں دا آبا ای نہیں
فدا حضرت دے ابر نواسیاں توں انت جہاں دے پائے دا پایا ای نہیں

ان چار مصرعوں میں آپ نے توحید و رسالت اور حضور کے

معجزوں کا اقرار کیا اور حضرت پر درود شریف پڑھنا اپنا فرض منصبی بتایا ہے۔اس کے بعد چاروں اصحاب کی مدح فرمانے کے بعد اپنے انتہائی عشق کا اظہار فرمایا اور اپنا عشق پنجتن پاک بیان کرنے کے بعد ان کے مرتبوں کا اقرار کیا ہے۔یعنی ابنیاء کرام۔صدیقین۔شہدائے عظام۔عظمت صحابہ کبار شجاعت شہیدان کربلا۔اولیاء اللہ کا قائل ہونا ثابت کیا ہے۔

نسبت

بانی سلسلہ عالیہ وارثیہ ۔قبلہ احرام پوشان تجرید۔کعبہ۔سرفروشاں توحید سلطان الفقراء۔تاجدار تسلیم و رضا۔مرد میدان۔منزل عشق۔عاشق ازلی۔معشوق بارگاہ لم یزلی۔۔دلبند زہرا۔جگر۔گوشہ علی۔سید الطرفین حاجی سید وارث علی شاہ قدس سرہ کے خوان نعمت کے پروردہ دست ید الٰہی کے صوری و معنوی خوبیوں سے آرستہ ظاہری خدو خال کی طرح باطنی حسن و جمال سے پراستہ۔عاشق جانباز۔معشوق دلنواز۔دست بدست جان بجان۔دل بدل۔دم بدم حضرت بیدم کے میکدہ سخن کے جام روح افزا سے بھرپور ہو کر حضرت ابر شاہ صاحب وارثی ابر رحمت بن کر برصغیر ہندوپاک پر چھا گئے اور قریہ بقریہ بستی بستی گلشن گلشن۔گوہر انوار احمدی برساتا رہا اور اسرار سرمدی کے پھول کھلاتا رہا۔

وارث کی کرامت سے بیدم کی عنایت سے

اے ابر تجھے حق نے یہ عزو شرف بخشا

آرزو تمنائے ولی

نہ ہے کشف و کرامت دی ہوس مینوں
نہ میں چاہناں ہاں کہ اولیائی مل جائے
نہ میں حور و قصور ہی لوڑنا ہاں
نہ میں چاہناں ہاں کہ خدائی مل جائے
ایہہ دی ہوس نہیں دلے دے وچہ میرے
کہ میرے نام دی جگ تے دہائی مل جائے
صرف ابر دی مولا ایہہ آرزو اے
کہ محمدؐ دے در دی گدائی مل جائے

واقعہ بیعت

ایک شخص نہایت حسین وجمیل نازک مزاج۔ حسن عشق کا دل دادہ۔ انگریز کے دور میں لارڈ صاحب کے دفتر میں ملازم۔ ایک مشاعرے میں حضرت بیدم شاہ صاحب وارثی کے کلام اور انداز بیان سے مجروح ہوکر

تڑپ اٹھا۔ حضرت بیدم تو چلے گئے مگر اپنے مجروح کو دیوانہ کر گئے۔ نوکری چھوڑ دی۔ بیوی چھوڑ دی۔ بیٹے کو چھوڑ دیا۔ سوٹ بوٹ چھوڑ دیا۔ سولہ ہیٹ چھوڑ دیا۔ نکٹائی چھوڑ دی۔ عین شباب میں حضرت بیدم کی نگاہ مست نے حیران کر کے چھوڑ دیا۔ یہ ہیں حضرت حیرت شاہ صاحب وارثی جن کے دم قدم کی بدولت حضرت بیدم عالمی جناب قدم رنجئہ پنجاب ہوئے اور جالندھر تشریف لائے اور حضرت حیرت نے ابر شاہ صاحب کو اس مجسمہ حسن و عشق کی زیارت کا شوق دلایا۔ جناب ابر دیکھتے ہی فریفتہ ہوگئے۔ یہ حضرت بیدم کی ہی جادو بھری آنکھوں کا اعجاز ہے۔ انہی کی والہانہ کرشمہ سازی کا انداز ہے کہ جنہیں آتا ہے اغیار کو اپنا کرنا اور جب حضرت ابر انکی جلوہ گاہ ناز میں پہنچے تو تجلی رخ روشن نے ان کے دل کی دنیا کا ہر اگ گوشہ منور کر دیا۔ نظر نظر سے ملی تھی کہ دل نشانہ تھا۔ قرار گھر میں نہ صحرا میں چین سے بیٹھے۔ ہمیں تو موت کا پیغام دل کا آتا تھا۔

ایک دو ملاقاتوں میں ایک دوسرے کے فریضۃ ہو گئے اور اپنی اپنی رام کہانیاں سنی اور سنائیں۔ سنی جو میری مصیبت کی داستان تو کہا پھر کہو یہ بڑے لطف کا فسانہ تھا۔ الغرض آپ نے اپنی والدہ محترمہ سے حضرت بیدم کی ملاقاتوں کا ذکر کیا اور انکے دست حق پرست پر بعیت ہونے کی

اجازت چاہی تو والدہ صاحبہ نے بیٹے کی بے چینی اور بے قراری کو دیکھ کر بنفس نفیس ساتھ چلنے کا فیصلہ کیا۔ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں جب آپ کو دیکھا تو چشمہ سراج المنبر کی ضیا پاشیوں سے بے تاب ہو کر قدم بوس ہوئیں اور بے ساختہ آپ کو بیعت ہونے کی اجازت دے دی۔ حضرت ابر شاہ صاحب جاتی دفعہ کچھ شرینی اور عطر پہلے ہی ساتھ لے گئے تھے اپ کی نذر کیا اور والدہ صاحبہ نے ایک روپیہ چاندی کا تبرک کے ساتھ پیش کیا آپ نے بیعت فرمانے کے بعد والدہ صاحبہ سے فرمایا یہ روپیہ آپ ہماری طرف سے خود رکھ لیں اور اپنا بیٹا ہمیں دے دیں اور اس طرح حضرت ابر ابر شاہ بنا دیئے گئے۔

ذرہ خورشید ہو قطرہ بنے دریا بیدم
جس پہ سرکار مدینہ کی عنایت ہو جائے

میں بیدم ماہی پایا۔ اوہدی صورت اللہ والی۔ میں دیکھ ہوئی متوالی بن پیتیاں نشہ چڑھایا۔ میں بیدم ماہی پایا۔ میں ابر ہاں اس دا برد نت یاد ہاں اسنو کردا۔ جنہیں راہ حق دا دکھلایا۔ جنہیں راہ حقدا دکھلایا بیعت ہوتے ہی قلب و روح میں ایک انقلاب برپا ہوا۔ دل و دماغ کی گرہیں کھلنے لگیں اور حد نظر تک نور کا ایک سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگا۔ مکہ

شریف اور مدینہ منورہ کے محراب ومنبر سامنے نظر آنے لگے۔رخ ورخسار کی جگہ والضحیٰ مکھڑے اور واللیل زلفوں نے لے لی۔

اور بام یار۔گنبد خضرا میں بدل گیا اور قلم نے بھی اپنی چال بدل ڈالی نبی پاک کی زیارت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

نبی جی نے خواب چہ آ کے کملی نوں لٹیاں اللہ
مکھ والضحیٰ دکھلا کے کملی نوں لٹیا واللہ

عشق رسول پاک نے برق رفتاری سے دل و دماغ پر اپنا تسلط جمالیا اور آپ رات دن حضور کے تصور میں رہنے لگے۔دنیاومافیہا سے بے خبر ہجر رسول پاک میں ہروقت انکھیں پرنم رہنے لگیں-دوست احباب یہاں تک کہ بیوی بچوں کا مخیال تک بھی نہ رہا-آپ فرماتے ہیں......

ہو کملی والے دے غم وچہ کملی میں رو رونت آہیں مارنی آں
تاں لے لے نام اس دا پیارا پیارا میں سینے اپنے نوں پئی ٹھارنی آں
پھرن کلیجے چہ غمدی چھریاں تاں روندی دیاں اکھیاں کھریاں
آہن تے آ نوری تاج والے میں رات دنے ایہہ پکارنی آں

ہجر رسول پاک کا اندازہ کیجئے۔ابر کرم میں فرماتے ہیں۔

جاول مدینے والے نی کہاں میں دکھیاری کئی دن توں
کہیں ہجر چہ حضرت پھڑ کدی اے اک کرما ماری کئی دن توں
کوئی عیش آرام نہ سجدا اے وچو وچو کالجہ بھجدا اے
کسے پاسے نہ جی رجدا اے تک نی ہاں سواری کئی دن توں
کہیں جگدے اس طبیب تائیں سوہنے رب دے پاک حبیب تائیں
دیو شربت وصل غریب تائیں لگی ہجر بیماری کئی دن توں
بے زر بے پر بے چاری میں دکھاں تے درداں ماری میں
ہاں عاجز او گنہاری میں پئی کرساں زاری کئی دن توں
برہوں تھیں جلدا سینہ ایں ہو یا مشکل ہند وچہ جینا ایں
گیا بھل سب کھانا پینا ایں پھراں ماری ماری کئی دن توں
للہ بخشو پاک جمال شاہا کیتا ہجر نے مندڑا حال شاہا
ہویاں رو رو اکھیاں لال شاہا کراں انتظاری کئی دن توں
کدوں ویکھاں رب لے جاندا اے کدوں روضہ پاک دکھاندا اے
کدوں میری آس پو چاندا اے کراں ابر تیاری کئی دن توں

حضرت کے بیعت ہونے کے دوسرے سال ہی آپ کی
حالت زار عروج عشق میں اپنی انتہا کو پہنچ چکی تھی۔ ادھر حضرت بیدم شاہ

صاحب بھی آپ کی حالت سے آگاہ تھے۔ آپ تشریف لائے اور دیکھا کہ حضرت ابر شاہ صاحب کا عشق اپنے عروج پر ہے۔ آپ نے ابر شاہ صاحب کو نصف احرام عطا فرمادیا اور سب پیر بھائیوں کو ہدایت کر دی کہ ابر شاہ صاحب کو میری جگہ سمجھیں اور ان سے تربیت لیں جس وقت آپ کی احرام پوشی ہوئی جالندھر شہر اور گردونواح کے علاقوں کے اکثر سجادہ نشین۔ خلفا اور خطیب اور فقراء حاضر تھے۔ ایک عجیب سما تھا اور جو چادر آپ کو عطا کی گئی جگہ جگہ اس پر یا وارث کا چھاپا لگا ہوا تھا۔ جالندھر سے واپس دیوی شریف جاتے ہوئے حضرت بیدم شاہ صاحب نے فرمایا کہ بس اب ہمارا یہ آخری پھیرا ہے۔ اور یہ پیشین گوئی پوری ہوئی۔ واپسی کے کچھ ہی دنوں بعد 8 رمضان المبارک 1355ھ بمطابق 23 نومبر 1936ء کو آپ کے وصال کی خبر بجلی کی طرح گری اور ابر شاہ صاحب کا صدمے سے برا حال ہو گیا اور آپ کے آخری دیدار کے لئے بھی نہ جا سکے۔ اور رو رو کر آنکھیں سرخ رہنے لگیں اور بقول شاعر......

اشکوں میں رنگینی کیوں ہے اشک میرے رنگیں ہیں کیوں
غم سے جگر کا خون ہوا یا دل کا پھپھولا پھوٹ گیا
بیدم ان کے جاتے ہی کچھ ایسی حالت زار ہوئی
ضبط کی ہمت ٹوٹ گئی اور صبر کا دامن چھوٹ گیا

اور حضور بیدم شاہ صاحب کو شاید پہلے ہی سے معلوم تھا کہ ابر ساہ صاحب انکے اخری دیدار کو بھی نہ آسکیں گے۔ فرماتے ہیں۔

اور تو تربت بیکس پہ کوئی کیا روتا۔ ابر بھی آ کے میری خاک پہ گریاں نہ ہوا

حضرت بیدم شاہ صاحب کا سالانہ عرس مبارک پہلے اپنے مکان پر اور پھر ابر شاہ کے وصال کے بعد آپ کے مزار شریف پر باقاعدگی کے ساتھ منایا جاتا ہے۔

حالات

تقسیم ہند سے پہلے بہت کم محافل میلاد ہوا کرتی تھیں۔ اس کمی کو آپ نے محسوس کرتے ہوئے اس کو عام لوگوں میں رائج کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ اور اس مقصد کے لئے اپنے گھر پر ہی نوچندی جمعرات کو محفل میلاد کرانا شروع کر دی اور یہ محفل میلاد اس قدر مشہور ہوئی کہ دور دراز بستیوں اور قریبی گاؤں سے لوگ بڑے شوق سے آپ کا کلام سننے کے لئے آنے لگے۔ آپ کے کلام کا سوز گداز اور طرز ادائیگی اس قدر دل نشین تھی کہ اس وقت کے بڑے بڑے شعراء اور استاد نعت خوان بھی داد دیئے بغیر نہ رہ سکتے تھے۔ اس وقت کے ایک استاد نعت خواں نے آپ کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ شعر کہنے کو تو لڑکیاں بھی کہہ لیتی ہیں لیکن شعر کی ادائیگی تو کوئی

جناب ابر سے سیکھے۔ آپ تحت الحفظ میں شعر کہتے تھے اور آپ کے شعر بہت ہی سادہ الفاظ میں ہوتے تھے اور بہت جلد سننے والے کی سمجھ میں آ کر دل میں اتر جاتے تھے اور فوراً ایک روحانی کیفیت پیدا ہو جاتی تھی اور دل عشق نبی سے معمور ہو جاتے تھے۔ اس طرح اکثر لوگوں نے آپ کا کلام سننے کے لئے اپنے اپنے گھروں میں میلاد پاک کروانے شروع کر دیئے اور اس طرح شہر کے گرد بستیوں اور قصبوں میں آپ کو بلایا جانے لگا۔ آپ اپنے ساتھ دو چار خوش الحان نعت خواں بھی لے جاتے تھے۔ اکثر گاؤں کے لوگوں کو محفل میلاد کرانے کے طور طریقے سکھاتے تھے۔ دور دراز قصبوں میں جانے کے لئے سواری کا بھی انتظام نہ ہونے کی وجہ سے اکثر لوگ آپ کو گھوڑے پر یا سائیکل پر اور ریتلے علاقوں میں گڈوں پر لے جایا کرتے تھے۔

اس طرح آپ نے گھر گھر قریہ قریہ عشق نبی کی قندیلیں روشن کیں اور ساری زندگی یہی معمول رہا۔ اس طرح پورے پاکستان میں عشق رسول کی شمعیں روشن ہونے لگیں۔ آپ کے دیوان ابر رحمت میں تعارف کے طور پر بلبل گلستان سخن حضرت وزیر الدین صاحب آصف صابری جو کہ خود اردو اور فارسی کے استاد شعراء میں سے تھے لکھتے ہیں۔

حضرت ابر شاہ صاحب وارثی کی ذات بابرکت کسی تعارف کی محتاج نہیں کیونکہ جالندھر اور نواحات جالندھر میں بالخصوص اور سارے پنجاب میں بالعموم آپ کا شہرہ پھیلا ہوا ہے۔ آپ پنجابی زبان میں مشق سخن فرماتے ہیں یوں تو پنجابی سارے پنجاب میں بولی اور سمجھی جاتی ہے لیکن پنجاب کے بعض حصوں میں اس قسم کی پنجابی بھی رائج ہے۔ جسے عوام الناس سمجھنے سے عاری ہوتے ہیں۔ برعکس اس کے ابر شاہ صاحب کی شاعری اتنی سلیس اور عام فہم ہوتی ہے کہ عوام نہایت آسانی سے سمجھ لیتے ہیں۔ آپ کی شاعری کا آغاز سالہا سال گزرے ہو چکا تھا میرا اپنا خیال ہے کہ کشمیر ایجی ٹیشن سے بہت پہلے شاعری کے میدان میں قدم رکھ چکے تھے۔ تاہم اس وقت آپکا اتنا چرچا نہ تھا۔ جتنا کہ مداح سلطان مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونے اور محبوب العارفین سراج الشعراء لسان طریقت مولانا بیدم شاہ صاحب بیدم وارثی قدس سرہ العزیز کی غلامی میں آنے کے بعد ہوا اور میرا تو کہنا یہ ہے کہ آپ اس وقت تک شاعر ہی نہیں ہوئے تھے۔ تاوقت کہ آپ کو جناب سراج الشعراء رحمتہ اللہ علیہ کی غلامی نصیب نہیں ہوئی تھی۔ یعنی جو کچھ بھی آپ کو حاصل ہوا وہ ان ہی کی خاک پا کی برکت سے حاصل ہوا۔ بقول

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم ۔ تا غلامے شمس تبریزی نہ شد

اور میں تو اس طرح سے کہتا ہوں۔

ابر شد ہرگز نہ یکتا در سخن ۔ تا غلامے بیدم عالی نہ شد

امید ہے کہ ہر وہ شخص جو کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان رکھتا ہے۔ دلی ذوق وشوق سے اس مجموعہ کا خیر مقدم کرے گا۔ آخر میں یہ دعا کرتا ہوں کہ خدائے عزوجل حضرت کے کلام کو شہرت دوام عطا فرمائے۔

(آمین ثم آمین)۔ احقر العباد اصف صابری جالندھر شہر

مورخہ ۲۵ جمادی الثان ۱۳۶۱ھ

ایسے شخص کے حالات زندگی کیا لکھوں جس نے اپنی جوانی میں ہی کفن پہن لیا ہو۔ جو مرنے سے پہلے ہی مر گیا ہو۔ جو اپنی موجودگی میں اولاد کو یتیم کہتا ہوں۔ جس نے دنیا میں رہتے ہوئے بھی دنیا سے کنارہ کشی اختیار کر کے اپنی زندگی کا ہر ہر لمحہ یاد سلطان طیبہ کے لئے وقف کر دیا ہو۔ جس کا ہر ہر سانس ہجر رسول میں گزرا ہو۔ جس کے کلام سے سامعین کی جھولیاں حقیقی گوہر مقصود سے پُر ہو جاتی ہوں۔ جسکے دل آویز نغموں سے روح پر کیفیت طاری ہو جایا کرتی ہو۔ جس کی شاعری سے عاشقان مصطفٰے کے دلوں کے گوشے گوشے کو منور کر دیا ہو۔ جس کی زندگی نے لاکھوں مشتاقان رسول پیدا کر دیئے ہوں۔ ایسے شخص کی زندگی کے حالات کیا لکھوں جس نے مر کر بھی زندہ ہونا ثابت کر دیا ہو۔ ابر فردوس میں آپ کی سوانح حیات درج ہے وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

وصال

1956ء میں حج کی سعادت عالیہ حاصل کرنے کے بعد آپ اکثر گوشہ نشین رہنے لگے۔ آپ ازلی بیمار عشق تو تھے ہی لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ کی بدنی بیماری نے بھی آپکو مجنوں سے بھی زیادہ نحیف ونزار بنا دیا تھا۔ ایک ایک پسلی چلتے ہوئے نظر آتی تھی۔ آپ کی رگ رگ ذکر ہو میں مصروف رہتی تھی۔ غذا چند لقمے رہ گئی تھی۔ ایک دن فرمانے لگے یار حج کے موقع پر خانہ کعبہ میں عرض کی یا مولا اب تو ہمت نہیں رہی۔ شاید میری عرض منظور ہوگئی ہے۔ محفلوں میں جانے کی سکت نہیں رہی۔'' آپ اتنے کمزور ہوگئے تھے کہ رفع حاجت کے لئے آپ کے بستر کے قریب ہی انتظام کرنا پڑا تھا۔ آپ بستر سے اتر کر زمین پر بیٹھ کر آہستہ آہستہ رفع حاجت کی جگہ پہنچتے اور کسی کا سہارا لینا آپ کو پسند نہیں تھا۔ ایک دن میں نے دیکھا کہ آپ بستر پر سیدھے لیٹے ہوئے ہیں اور سفید چادر سر سے پاؤں تک اوپر لے رکھی ہے میں چونکہ باہر سے آیا تھا آپ کو اس حالت میں دیکھا ایک دھچکا لگا آپ کے قریب کھڑے ہو کر سینے اور پیٹ کی طرف غور سے دیکھنے لگا کہ سانس آ رہی ہے یا نہیں۔ معلوم ہوا سانس نہیں

آرہی۔ دم بخود کھڑا ہو گیا۔ دیکھتا ہوں کہ ایک میز پر تھرماس رکھا ہوا ہے اور اس پر ایک چڑیا بالکل ساکت اور بے حس بیٹھی ہے کبھی چڑیا کو اور کبھی آپ کے پیٹ کی طرف دیکھتا تھا نہ تو چڑیا حرکت کرتی تھی اور نہیں آپ کی زندگی کے کوئی آثار نظر آتے تھے۔ اتنے میں باہر کے دروازے پر کسی نے دستک دی۔ میں نے جلدی سے جا کر دروازہ کھولا۔ کہ دوبارہ دستک ہونے سے آپ کہیں اُٹھ نہ جائیں۔ دروازہ کھولا باہر عصیم نعت خواں آپ کی عیادت کے لئے آیا تھا۔ میں نے کہا آپ سو رہے ہیں۔ وہ چلا گیا۔ واپس آیا تو آپ نے پوچھا کون تھا۔ میں نے بتا دیا اور جلدی سے تھرموس پر بیٹھی ہوئی چڑیا کی طرف یکھا مگر وہ تو وہاں نہیں تھی۔ اتنے میں آپ نے مجھ سے پوچھا تو کہاں چلا گیا تھا۔ تو نے وقت پر دوائی نہیں پلائی۔ دوائی آپ کو میں اپنے ہاتھ سے آپکے منہ میں ڈالا کرتا تھا۔ خیر دوائی پلانے کے بعد تنہائی میں بیٹھ کر یہ سوچ رہا تھا کہ شاید آپ نے اپنی روح کو چڑیا بنا کر تھرموس پر بیٹھا دیا ہو کہ یہ دیکھنے کے لئے کہ روح کو بدن سے نکال کر واپس جسم میں داخل کیا جا سکتا ہے۔ پتہ نہیں یہ کیسا خیال تھا۔

آپ نے اپنے انتقال سے تقریباً 2 ماہ پہلے ہی بتانا شروع کر دیا تھا کہ ایک دن مجھ سے کہنے لگے کہ جب میں مر جاؤں۔ اتنا کہنا تھا کہ

میں رونے لگ گیا۔ آپ نے فرمایا یار میں مرنے تو نہیں لگا میں تو صرف
بتانا چاہتا ہوں کہ جب کو وارثی فقیر انتقال کر جاتا ہے تو اسکو کفن نہیں
پہناتے ہمارا یہ احرام کفن ہی ہوتا ہے۔ جس طرح ہم زندگی میں پہنتے ہیں
ایسے ہی پہنانا اور قبر ڈاٹ والی بنانا اور اس میں کھڑا ہو کر دیکھ لینا کہ جب قبر
میں حضور تشریف لائیں تو میں کھڑا ہو سکوں یہ نہ ہو کہ میں بے ادبوں میں
ہی مارا جاؤں اور زمین قبر کی زرخیز ہو۔ عام قبرستان میں دفن نہ کرنا اور یہ یاد
رکھو کہ عاشق کی لاش کو کوئی درند پرند نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اور دیوی شریف
سے آئی ہوئی چادر اور حضور بیدم شاہ صاحب والی چادر میرے ساتھ رکھ دینا۔

ایک رات بابا امام بخش سائیکلوں والے نے بابو نعمت علی وارثی
صاحب اور اس حقیر راقم الحروف کو باہر بلوایا اور سائیکلوں کے ایک ڈھیر کی
طرف اشارہ کر کے کہنے لگے کہ اس کو اس طرف لے جاؤ۔ آٹھ دس
سائیکل اور لوہے کے موٹے سنگل اور ان میں لگے ہوئے چاینا کے تالے
ایک اچھا خاصا وزن کیسے گھسیٹا جا سکتا تھا۔ مگر پھر بھی ہم گھسیٹ کر
قلعے کی موڑ تک لے گئے۔ جب تھک جاتے تو میں بابا جی سے کہتا کہ بابا جی
جو اصل بات ہے وہ بتاؤ۔ ہم آپ کی اس بات کو سمجھ نہیں سکتے ہیں۔ مگر آپ
اشارے سے بتاتے کہ ادھر لے جاؤ۔ حضرت صاحب کو دفن کرنے کے

بعد یہ بات سمجھ میں آئی کہ باباجی کا اشارہ یہ تھا کہ ابر شاہ صاحب کو بوہڑ گیٹ والے قبرستان کی طرف نہ لے جانا بلکہ دولت گیٹ کی طرف لے جانا۔ خیر رات کے چار بجے تک ہم سائیکل گھسیٹے رہے۔ تنگ آ کر ہم دونوں نے باباجی سے کہا ہماری سمجھ میں آپ کی بات نہیں آئی ہم جا کر سونے لگے ہیں اور سائیکلوں کو وہیں چھوڑ کر گھر آ کر لیٹ گئے ابھی چند منٹ ہی گزرے ہونگے کہ رونے دھونے کی آوازیں آنے لگیں۔ دوڑ کر گئے تو دیکھا کہ حضرت صاحب کا سر زمین پر اور دھڑ اور ٹانگیں چارپائی پر ہیں اور ہاتھ آگے کی طرف جیسے کسی کے قدموں پر ہاتھ اور سر رکھا ہو۔ معلوم ہوا کہ وقت آخر حضور ﷺ تشریف لائے ہیں۔ اور آپ تیزی سے قدم بوس ہوئے اور آپ کے قدموں میں جان جان والے کے سپر کر دی۔

تو آئے تجھے دیکھوں اور جاں سے گزر جاؤں
اس آس پہ زندہ ہے اب تک تیرا شیدائی

بابو نعمت علی صاحب اور میں نے آپ کو اٹھایا اور بستر پر لٹا کر ہاتھ پاؤں درست کئے منہ قبلہ رخ کیا اور کھلی ہوئی آنکھوں کو بند کر دیا۔ اس وقت سارا مکان گلاب کی خوشبو سے بھرپور تھا۔ 4 جولائی 1963ء کا دن تھا۔ صفر کی 11۔12 کی درمیانی رات اور صبح صادق کا وقت تھا۔

درکوئے تو عاشقان چناں جاں دہند کہ انجا ملک الموت نہ گنجد ہرگز
حیف درچشم زدن صحبت یار آخر شد۔ روئے گل سیر نہ ویدیم و بہار آخرشد
بحمد للہ کہ ان کے در پر نکلی جان سجدے میں جوڈوبا بھی تو بیڑا ساحل مقصود پر
اپنا۔ تقریباً دو دن تک آپ کو دفنایا نہیں گیا آپ کی وصیت کے مطابق قبر
کے لئے جگہ کی تلاش تھی۔ اسی دوران کچھ گھنٹے آپ کے چہرہ مبارک پر
انتظار اور حیرانی کی کیفیت کے آثار تھے۔ اس کے بعد چہرے پر مسکراہٹ
کھل اٹھی۔ اور ہر چھوٹے بڑے کو مسکراہٹ صاف نظر آتی تھی۔ جیسے کوئی
منزل مقصود پا کر مسکراتا ہے۔ یا پھر دوست اپنے دوست کو پا کر مسکراتا ہے۔
دوسرے دن 10 بجے کے قریب جنازہ اٹھانے لگے تو میں نے دیکھا کہ
آپ کی دونوں آنکھیں کھلی ہیں میں نے بے اختیار آپ کی پیشانی پر بوسہ
دیا۔ آپ کو دفنانے کے بعد مجھے خیال آیا کہ بابو نعمت علی وارثی صاحب نے
ہاتھ پاؤں درست کرنے کے بعد آنکھیں بند کر دی تھیں اور پھر مجھے یاد آیا
کہ حضرت مولانا سردار محمد صاحب محدث اعظم نے اسی طرح دائیں آنکھ
کھول کر دیکھا تھا۔ حضرت ابر شاہ صاحب نے مولانا سردار محمد صاحب کی
وفات کے متعلق مرثیہ میں بھی اس وبات کا ذکر کیا ہے۔ آپ نے دونوں
آنکھیں کھول کر یہ ثابت کر دیا کہ شہید عشق کبھی نہیں مرتے۔ جنازہ اٹھا کر

دروازے سے باہر نکلے تو دور سے سید شوکت حسین گیلانی صاحب۔ سجادہ نشین حضرت موسیٰ پاک شہید آ رہے ہیں۔ جنازہ رکھ کر آپ کو زیارت کرائی گئی۔ آپ کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر بے اختیار ان کے منہ سے نکلا کیوں نہ مسکرائیں۔ آپ غوث پاک کے عاشق تھے۔ اور عاشق رسول تھے۔ کیوں نہ مسکرائیں۔

جنازہ

حضرت ابر شاہ صاحب نے مجھ حقیر کو وصیت کی تھی کہ میرا جنازہ اول تو مولانا سردار محمدؒ صاحب کے خلیفہ جناب عبدالقادر صاحب پڑھائیں اگر وہ فیصل آباد سے نہ آ سکیں تو پھر جناب سید فتح شاہ صاحب شاہ دانا شہید والے جنازہ پڑھائیں۔ جناب عبدالقادر صاحب تو نہیں آ سکے مگر سید فتح شاہ صاحب اس وقت موجود تھے کیونکہ انکو وصیت کا ذکر کر دیا گیا تھا۔ جب سید فتح شاہ صاحب کو جنازہ پڑھانے کو کہا گیا تو آپ نے فرمایا کہ سید شوکت حسین گیلانی صاحب کی موجودگی میں جنازہ نہیں پڑھا سکتا۔ گیلانی صاحب جنازہ پڑھائیں۔ گیلانی صاحب نے فرمایا کہ وصیت آپ کے متعلق ہے اس لئے میں نہیں پڑھا سکتا۔ فتح شاہ صاحب نے فرمایا کہ میں آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ آپ پڑھائیں۔ گیلانی صاحب نے

فتح شاہ صاحب سے کہا کہ پھر آپ میرے پیچھے کھڑے ہوں۔ اس طرح گیلانی صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ یہ تھا ایک دوسرے کا احترام۔ آپ کو اشرف آباد کالونی میں ذاتی زرخرید زمین میں دفنایا گیا۔ آپ کی وفات کے تقریباً 2 سال اور 2 ماہ کے بعد طوفانی بارشوں کے باعث قبر میں پانی داخل ہونے کی وجہ سے قبر کو کھولنا پڑا۔ اور دنیا نے دیکھا کہ آپ کا جسم بالکل صحیح و سالم حالت میں پڑا ہے۔ آپ کے بازو اور ٹانگوں کو تھوڑا اوپر اٹھا کر دکھایا گیا اور سر کے نیچے ہاتھ رکھ کر حرکت دے کر دکھایا گیا۔ قبر میں حضرت صاحب کے پاؤں سے ذرا دور پانی کی نمی دیکھی گئی۔ کفن اور پھولوں کی تازگی دکھائی دیتی تھی اور آج بھی اکتوبر 2005ء تک سینکڑوں لوگ موجود ہیں جنہوں نے اپنی آنکھوں سے یہ نظارہ دیکھا۔ زندہ عشق نہ مرد است و نمیرد ہرگز لا یزالی بود ایں زندگی ولم یزدلی۔ ان نحی ونمیت ونحن الوارثون O

پسماندگان و دیگر احباب

آپ کی والدہ اور آپ کی زوجہ کا انتقال ہو چکا ہے۔ پانچ لڑکوں اور چار لڑکیوں میں سے آپ کے بڑے صاحب زادے محمد اشرف اور بڑی صاحبزادی محمودہ اور دوسری دو۔ کنیز فاطمہ اور اکبری بیگم بھی انتقال کر چکی ہیں۔ چوتھی بیٹی اختری بیگم اس حقیر کی زوجہ بفضل تعالیٰ حیات ہیں۔

صاحبزادوں میں محمد انعام وارث المعروف محمد اکرم وارثی، حاجی محمد افضل وارثی، حاجی محمد اجمل وارثی، حاجی محمد انور وارثی اللہ کے فضل وکرم سے بقید حیات ہیں۔ آپ کے تین بھائی اور ایک بہن تھی۔ عبدالغنی وارثی۔ محمد صدیق وارثی۔ غلام محمد وارثی۔ اور بہن وزیراں بی بی فوت ہو چکے ہیں۔ عبدالغنی صاحب کی اولاد بھی صاحب اولاد ہے۔ جناب محمد صدیق صاحب لاولد تھے اور جناب غلام محمد وارثی کی اولاد بھی صاحب اولاد ہے۔

راقم الحروف کے چھوٹے بھائی قیصر محمود وارثی نے اس کتاب کی تیاری میں ہر طرح سے تعاون کیا ہے۔ آپ کے دوست اور جگت چچا محمد رمضان صاحب قادری الوارثی صاحب آپ کے بچپن کے دوست تھے۔ انکی اولاد بھی صاحب اولاد ہے۔ اور دوسرے دوست جناب حاجی غلام محمد وارثی جو کہ محمد امین وارثی صاحب کے والد ہیں ماشاء اللہ حیات ہیں اور امین وارث صاحب کی زوجہ حضرت صاحب کی نواسی ہیں اور صاحب اولاد ہیں اور گوجرے میں جناب نور شاہ صاحب وارثی آپ سے دست بیعت اور صاحب احرام اور کامیاب فقیر تھے۔ ان کی اولاد نے سلسلہ کو قائم رکھا ہے۔ آپ کے پسندیدہ فقیر کامل نادر روزگار درویش۔ مجدد سلسلہ وارثیہ مرد

مجاہد صاحب عزم عظیم۔ عاشق رسول کریم۔ حضور حاجی قاضی عزت شاہ وارثی رحمتہ اللہ علیہ جن کا وصال 21 رجب بمطابق 7 ستمبر 200 کو ہوا حضرت ابر شاہ صاحب وارثی کی دور بین نگاہ نے قبلہ عزت شاہ صاحب کے مقام کو ایک نظر میں ہی بانپ لیا تھا اور زمانہ مرض الموت میں ہی اپنے خاندان کو اپنی اولاد اور روحانی اولاد کو آپ کے سپرد کر دیا تھا۔ قربان اس مرد شہید وفا کے جس نے اپنی ذمہ داری زندگی کے آخری لمحوں تک پوری فرمائی۔ اور ایک زمانہ اس بات کا گواہ ہے۔ جو مقام حضرت کی نگاہ میں اہل ملتان کا تھا وہ صرف حضرت ابر شاہ صاحب کی وجہ سے ہی تھا۔ ایک جگہ اپنے شفقت نامے میں تحریر فرماتے ہیں کہ ''باقی رہا میرا ملتان شریف آنا جانا گرمی ہو یا سردی حضرت کی محبت کا سلسلہ ہے کسی دوسری ذات پہ احسان نہیں یہ تو میری اپنی ذاتی بات ہے۔ میں کسی کو خوش کرنے نہیں ملتان جاتا صرف حضرت ابر شاہ صاحب وارثی رحمتہ اللہ علیہ کی محبت تعلق کی وجہ ہے وہ جب مجبور کرتے ہیں ملتان حاضری کے لئے آنا پڑتا ہے آئندہ بھی یہی احوال رہے گا۔ کسی دوسرے کی وجہ میرا آنا جانا نہیں ہو سکتا۔'' اسی خط میں قبلہ ابر شاہ صاحب کے مقام کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ''ہماری نظر میں ملتان دار الامان مدینۃ اولیا میں حضرت کا قیام صاحب ولایت کا ہے۔

اب بھی حضرت ثنائے رسول اللہ کا مقام محفوظ رکھتے ہیں۔ آپ کے آستانے پر حقیقت کو سامنے رکھنا پڑے گا۔ ایک خط میں حضرت صاحب کے متعلق تحریر فرماتے ہیں...... روحانیت ایک مخصوص قوت کا نام ہے جس کا تعلق محبت سے ہے یہ جس وجود میں نصیب ہو کر عطا ہوتی ہے اس کے اندر نشست و برخاست میں ایک انقلاب آجاتا ہے اور وہ انقلاب اتنا پھیلا کہ بعد از وصال لحد کے ذرات سے سوز و گداز کی آوازیں بلند ہوتے ہوئے سنائی دیتے ہیں اور یہی کیف آپ کے (راقم الحروف کے) قریب حضرت ابر شاہ صاحب وارثیؒ کے مزار مقدس کی کیفیات کا "توجہ فرماویں۔

حضرت عزت شاہ صاحب کی نوازشات

حضرت ابر شاہ صاحب کی قل خوانی سے شروع ہو کر آپ کے وصال تک محیط ہیں۔ جب آپ قل خوانی پر تشریف لائے تو اپنے ہمراہ لنگر کا سامان خورد نوش لے کر آئے تھے اور قل شریف گویا آپ کا پہلا عرس تھا۔ جس کی ابتداء آپ نے فرمائی۔ قبر مبارک کا سالم تعویز سنگ مرمر کا آپ نے بھیجا۔ مزار پاک کی بنیاد اپنے دست شفقت سے رکھی اور اس طرح

مزار شریف کی تعمیر کا سلسلہ آپ نے اپنے ذمہ کرم پر لیا اور پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ یہ مختصر بیان دریا کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہے۔ تفصیل اس اجمال کی انشاءاللہ عنقریب دوسرے موقع پر عرض کروں گا۔ خادم خاص کا لقب سلطان الفقرا جناب قبلہ عزت شاہ صاحب کا عطا کردہ ہے۔

خادم خاص

ڈاکٹر احسان وارث اثر وارثی

حمد

حمد احد دی کرنی جے بیان اے دل تے اک بار محمد دا نام لے لے
ایسے نام اندر حمداں ساریاں نے بس ایہ نام توں نال احترام لے لے
حمداں والے نوں چاہیں جے شاد کرنا تے محمد دے در دا گدا ہو جا
ابر خوشی حضور دی ایہد نے وچہ اے کہ چوہاں یاراں دے اکھاں تے گام لے لے

ولادت

بطرز:۔ یہ کس نے نگاہوں سے ساغر پلا کے خودی پر میری بخودی بن کے چھائے

خوشی ہر طرف گھر بہ گھر ہو رہی ہے فلک پر بھی رحمت کے بادل ہیں چھائے

کرو پیش مل کر درودوں کے گجرے کہ ہیں مصطفٰے آج دنیا میں آئے

فضائیں موافق ہوائیں موافق بہاریں موافق گھٹائیں موافق

کرم ہی کرم ہے کہ حق نے ہمارے ہیں برسوں کے سوئے مقدر جگائے

چمن سب ہیں مہکے شجر سب ہیں لہکے۔ وہ چٹکی ہیں کلیاں وہ بلبل ہیں چہکے

یہ رحمت کی ہر سو ہوا چل رہی ہے دلوں کے قدرت نے غنچے کھلائے

امیروں میں خوشیاں فقیروں میں خوشیاں اسیروں میں خوشیاں ظہیروں میں خوشیاں

کہ وہ خاتم الانبیاء بن کے رحمت زمانے میں ہیں آج تشریف لائے

گرا منہ کے بل لات منات ٹوٹا ہبل بھی ہوا چور عزہ بھی پھوٹا

ہوا سرد آتشکدہ اور شیطاں ہے روتا پہاڑوں میں منہ کو چھپائے

یہ ختم رسل ہیں یہ شمع سبل ہیں یہ باعث کل ہیں یہ وحدت کے گل ہیں

کرو جان قرباں اے ابران پر انہوں نے ہیں برسوں کے اجڑے بسائے

مائی حلیمہ

محمدؐ نوں جھولا جھلاوے حلیمہ
خوشی دے پئی گیت گاوے حلیمہ

کدی پلہ چک چک کے مکھڑے نوں ویکھے
کدی لوری دے دے سلاوے حلیمہ

محمدؐ دی دائی بنائی خدا نے
نہ جامے چہ پھلی سماوے حلیمہ

ہے گھر وچ میرے دونوں عالم دی دولت
ایہ کہہ کے تے لڈیاں او پاوے حلیمہ

ملی نہ کسے نوں جو نعمت اوہ پائی
شکر حق دا لکھ لکھ بجاوے حلیمہ

دل و جان تھیں پتلے اد نور دے توں
ہاں قربان بس ہندی جاوے حلیمہ

کدی تھا پڑے اللہ اللہ جی کہہ کے
کدی ابر پکھا پلا وے حلیمہ

دیگر ولادت

بطرز: ڈھلک ڈھلک وہیڑے آویں مینڈھے یارا

ہوئیاں نے جگ رشنیاں مینڈے یارا،

آون تیرے تھیں مینڈے پاک محمد

اُجڑی دنیا آن بسائی سب نے گھر گھر عید منائی

رحمتاں برکتاں آئیاں مینڈے یارا۔ آون تیرے تھیں مینڈے پاک محمد

تارے اُپروں فلک تمامی جھک جھک کے پئے دین اسلامی

قدرتاں رب دکھلائیاں مینڈے یارا۔ آون تیرتھیں مینڈے پاک محمد

دتا حکم جو خالق باری کرنے نوں تینڈی خدمتگاری

جنت تھیں حوراں آئیاں مینڈے یارا آون تیرے تھیں مینڈ پاک محمد

آئیاں نے باغاں وچ بہاراں کھلیاں ہر پاسے گلزاراں

رحمت جھڑیاں آلائیاں مینڈے یارا آون تیرے تھیں مینڈے پاک محمد

پائی رہائی کل اسیراں پلٹ دکھائیاں رب تقدیراں

لدیاں سبھنان نے پائیاں مینڈے یارا، آون تیرے تھیں مینڈے پاک محمد

بت خانے وچہ پئی ویرانی شیطاں نوں وی ہوئی حیرانی

دتیاں رورودوہائیاں مینڈے یارا۔ آون تیرے تھیں مینڈے پاک محمد

ملک فلک دے آن تمامی پڑھن درود تے دین سلامی

گرداں سب نے جھکائیاں مینڈے یارا۔ آون تیرے تھیں مینڈے پاک محمد

ابر کرم دے ہرسو چھائے چھم چھم چھم چھم مینہ برسائے

اُجڑیاں جھوکاں نے وسائیاں مینڈے یارا۔ آون تیرے تھیں پاک محمدؐ

تضمین درود شریف

بلغ اعلےٰ بکمالہ کشف الدجےٰ بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

تیرے صدقے کمبل والیا دونوں جگ دیا رکھوالیا

نوری مکھ توں جس نوں دکھالیا ایہو ورد ہے اس نے پکالیا

بلغ اعلےٰ بکمالہ کشف الدجےٰ بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

گیا عرش تے جو توں پیا ریا تیرے اوپروں نور ستاریا
تن من سی حوراں نے واریا نالے سب نے سی ایہہ پکاریا
بلغ العلےٰ بکمالہ کشف الدجےٰ بجمالہ
حسنت جمیع وخصالہ صلو علیہ و آلہ

تیرے ناز رب ہے اٹھاوندا تینوں لاڈ تھیں ہے بلاوندا
جو کہیں توں سو ہے بناوندا تینوں نت درود پجاوندا
بلغ العلےٰ بکمالہ کشف الدجےٰ بجمالہ
حسنت جمیع وخصالہ صلو علیہ و آلہ

گیا وچ جو باغ نعیم دے توں محبوب رب کریم دے
آ آ کے نال تعظیم دے سی ایہ پڑھدے جھونکے نسیم دے
بلغ العلےٰ بکمالہ کشف الدجےٰ بجمالہ
حسنت جمیع وخصالہ صلو علیہ و آلہ

لو وسن ایہہ ابر دی التجا تینڈے در دا ہے ایہ شاہا گدا
ایہنوں وچ مدینے لو و بلا پڑھے روضے تے ایہہ صبح و مسا
بلغ العلےٰ بکمالہ کشف الدجےٰ بجمالہ
حسنت جمیع وخصالہ صلو علیہ و آلہ

کلمہ شریف

کلمہ نبی دا پڑھ لے پیارے لا الہ الا اللہ
لا الہ الا اللہ محمد عربی رسول اللہ

ہے دو جگ دا مختار نبی کل نبیاں دا سردار نبی اتے دامت داغم خوار نبی
کلمہ نبی دا پڑھ لے پیارے لا الہ الا اللہ

جنہوں عرش تے رب نے بلایا سی جبرائیل براق لیا سی جا کے پلک دیو چہ جو آیا سی
کلمہ نبی دا پڑھ لے پیارے لا الہ الا اللہ

نبی معجزے عجب دکھائے نے سکے ڈھینگراں نوں پھل لائے نے بھلے بھلکے رستے پائے نے
کلمہ نبی دا پڑھ لے پیارے لا الہ الا اللہ

نبی اچیاں شان والا اے جس کیتا جگ اجالا اے رحمت دا دو شالا اے
کلمہ نبی دا پڑھ لے پیارے لا الہ الا اللہ

نبیوں نال نبی بے لاویں توں وچ دو جگ دے تر جانویں توں وچہ جنت ڈیرہ لاویں توں
کلمہ نبی دا پڑھ لے پیارے لا الہ الا اللہ

لکھاں اجڑے آن بسائے نبی ڈبے بیڑے بنے لائے نبی تے غلام آزاد کرائے نبی
کلمہ نبی دا پڑھ لے پیارے لا الہ الا اللہ

جبرائیل جہد ادبان ہوئے اتے عاشق خود رحمان ہوئے ساتھوں صفت کی اسدی بیان ہوئے
کلمہ نبی دا پڑھ لے پیارے لا الہ الا اللہ

جو جند نبی تو وار گئے بن جنت دے مختار گئے خود تر گئے ہوراں تار گئے
کلمہ نبی دا پڑھ لے پیارے لا الہ الا اللہ

با نال محمد پیار میاں کر تن من جانثار میاں ایہہ کرے ابر پکار میاں
کلمہ نبی دا پڑھ لے پیارے لا الہ الا اللہ
کلمہ نبی دا پڑھ لے پیارے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

میرا سلام

برطرز:۔ تیرا غم رہے سلامت

طیبہ کے راہی پیارے میرا سلام کہنا
رگ رگ میری پکارے میرا سلام کہنا

درِ مصطفیٰ پہ جا کر قدموں میں سر جھکا کر
رو رو کے اے پیارے میرا سلام کہنا

تجھے دور سے نظر جو آئے وہ سبز گنبد
اور دلربا مینارے میرا سلام کہنا

آنکھوں سے چوم جالی وہ سہانی نور والی
حضرت کے جا دوارے میرا سلام کہنا

قدموں کو تیرے چوموں اور گرد تیرے گھوموں
جاؤں میں تجھ پہ وارے میرا سلام کہنا

بپتا میری سنانا کہیں بھول ہی نہ جانا
کر کر کے واں نظارے میرا سلام کہنا

روضے کے دائیں بائیں روضے کے آگے پیچھے

پھر پھر کے خوب سارے میرا سلام کہنا

ہوگا احسان تیرا، لے پیغام میرا

سن لے میرے یہ نعرے میرا سلام کہنا

تو مثال ابر رو کر اور دست بستہ ہو کر

جھک جھک کے اے پیارے میرا سلام کہنا

****

ایسا عشق وچہ کرتوں کمال حاصل کہ یار یار کردا خودتوں یار ہو جا

ہر جا اوسے نوں جان موجود پرتوں ذبح لادی نال تلوار ہوجا

ہو کے جذب اوہ قطریا وچہ دریا بس عین دریا بے کنار ہوجا

اپنے آپ نوں خاک وچہ وانگ دانے ابر میت کے بس گلزار ہوجا

شانِ پنجتن

دو جگ دے سب درباراں تھیں دربار ہے اعلیٰ پنجتن دا
اللہ دا چاہون والا اے ہر چاہون والا پنجتن دا

ہے شہر علوم نبی سرور اس شہر دا خاص در حیدرؓ
اک لختِ جگر دو نورِ نظر ہے شان نرالا پنجتن دا

ایہہ توڑ وکھاون زنجیراں ایہہ پلٹ دکھان تقدیراں
مخلوق کی بلکہ ہے شیدا خود حق تعالیٰ پنجتن دا

ہے ابتداء دوہاں جہاناں دی تاں کان ہے، ساریاں شاناندی
نزدیک خدا دے سبھناں تھیں ہے رتبہ بالا پنجتن دا

اس جگ تے بھی اس جگ تے بھی ہاں خاک تے بھی افلاک تے بھی
گلزاراں باراں وچ ہر سو ہے سب اجیالا پنجتن دا

ہوشیار جو ہن دیوانے ہن بن پیتیاں سب مستانے ہن
اک جھلک کدی دکھلا جاوے ہاں جے متوالہ پنجتن دا

جیہدا پنجتن نال پیار نہیں اوہدے کلمے دا کچھ اعتبار نہیں
اے ابرؔ ذرا قرآن وچوں پڑھ دیکھ توں حالا پنجتن دا

چار یار

ایہہ نام لیاں کھلے دل دی کلی
اُبو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ

ایہہ ہن نبی دے خاص ولی
ابو بکرؓ و عمر عثمانؓ و علیؓ

ایہہ تھم اسلام دے ہن چارے
اینہاں ڈبے بیڑے ہن تارے

ایہہ ہن کریندے بھلی و بھلی
اُبو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ

ایہہ صدق و عدل وچ ہن بالا
تے حیا و شجاعت وچ اعلیٰ

ایہہ کامل ہن وچ خفی و جلی
اُبو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ

اینہاں کوٹ کفر دے توڑے نے
اتے منہ کفار دے موڑے نے

رہے خلق خدانت در تے کھلی
اُبو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ

جو اینہاں دا جان نثار بنے
او خاص نبی دا یار بنے

ایہہ دس دے ہن جنت دی گلی
اُبو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ

بن ابر چوہاں دے در دا گدا
کر یاد چوہاں نوں صبح و مسا

اس ورد تھیں رحمت آوے چلی
اُبو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و علیؓ

لکھدے

اے قلم محمدؐ دی شان اندر جو دی توں چاہیں سر جھکا لکھدے
لکھدے باعث ہر دوسرا چاہے ۔ چاہے توں ختم الانبیاء لکھدے
ابتدا لکھدے انتہا لکھدے مصطفےٰ لکھدے مجتبےٰ لکھدے
لکھدے شمس الضحیٰ بدر الدجا چاہے توں نور کبریا لکھدے
لکھدے دافع رنج وبلا چاہے ۔ چاہے شافع روز جزا لکھدے
رہنما لکھدے پیشوا لکھدے چاہے ڈبیاں دے ناخدا لکھدے
لکھدے شمع سبل یا مصدر کل چاہے منبع جودو سخا لکھدے
لکھدے عاشقاں دا مدعا چاہے۔ چاہے ابر حبیب خدا لکدھے

ولادت

کرو عرشیوں فرشیو خوشی سارے آمداج ختم الرسلین دی اے
آیا دکھیاں دے دکھ ونڈاوٴن والا تے مدد کرن والا ہر مسکین دے اے
اوہدے قدم مبارک دی نال برکت عزت فلک توں ودھ گئی زمین دی اے
ول فرش دے ابر ہے چلی اوندی ہاں مخلوق اج عرش برین دے اے

حبیب خدا آکھاں

کچھ سمجھ دے وچ نہیں آوندا اے کی میں آپ نوں خیر الورا آکھاں
احمد ۔حامد۔ محمد۔ محمود آکھاں یٰسین یا کہ طٰہٰ آکھاں
آکھاں جملہ ختم رسل شاہا یا کہ باعث ہر دوسرا آکھاں
ہاں رحیم آکھاں یا کریم آکھاں مصطفےٰ یا کہ مجتبےٰ آکھاں
راز حق یا شان خدا آکھاں یا کہ میں نور کبریا آکھاں
سبز گنبد دے آکھاں مقیم شاہا یا کہ زینت عرش علےٰ آکھاں
شرح روکدی اے جے خدا آکھاں عشق روکدا اے جدا آکھاں
اے پر حفیظ مراتب ایہہ رائے دیندا کہ ابر حبیب خدا آکھاں

****

لٹ لے اے تصور یار لٹ لے میرا دین لٹ لے تے ایمان لٹ لے
دل لٹ لے لٹ لے جن میری حسرت لٹ لے میرے ارمان لٹ لے
مان لٹ لے لٹ لے تان میرا آن بان لٹ لے سب سامان لٹ لے
پھکا تک نہ ابردا چھڈ باقی میری ہستی وی ساری دکان لٹ لے

پایا میرے ہی نبی توں جو پایا

پایا میرے ہی نبی توں جو پایا وڈے وڈے جہان تھیں نیاریاں نے

سیاہی رات نے آپدی زلف توں لئی سفیدی صبح نوں بخشی رخساریاں نے

چانن آپ دے متھے توں چند پائی دمک دنداں توں لئی ستاریاں نے

منگی روشنی سورج نے مکھڑے توں لالی لباں توں فلک دے کناریاں نے

رستہ کہکشاں منگیا مانگ کولوں اتے نور فرشتیاں ساریاں نے

رونا آپدے رونے تھیں لیا بدلاں ہسنا بجلی دے پایا چمکاریاں نے

لچک شاخاں نے نازکی ہوا نے لئی تے اڑائی رنگت پھلاں پیاریاں نے

اوتھے فیروی نہ ابر کوئی کمی آئی پائیاں خوبیاں۔ سب اُتھوں ساریاں نے

ہووے کیوں نہ اوہ سر بلند جس نے درِ نبی تے سیس جھکایا ہووے

ہووے سدا دی زندگی اونہوں حاصل جہنے عشق وچہ خودنوں مٹایا ہووے

اوہو یار تھیں ہے باخبر ہندا جہنے اپنا آپ بھلایا ہووے

اونہوں قیامت دے سورج دا ڈر کاہدا ابر جس تے محمدؐ دا سایا ہووے

شانِ آقا

جو خدا بلائے سو بولدے اور بس ہو مولا دی تساں ن زباں آقا
میں قربان جاں آپ دی گفتگو توں گفتگو اے عین قرآن آقا
سفر آپ داداہ سبحان اللہ جنہوں کہندے نے عرش یزدان آقا
تے سواری نیاری حضور دی اے جس دا نام براق ذیشان آقا
موسیٰ دیکھ تجلی بیہوش ہوئے ڈٹھا تساں بے پردہ رحمان آقا
اکھ تک دی جھمکی نہ ویکھدیاں تینڈے ویکھن توں میں قربان آقا
منن مہر و ماہ تینڈے اشاریاں نوں بلکہ ہر شے اے تابع فرمان آقا
مرضی آپ دی مرضی خدا دی اے دید اپ دی دید سبحان آقا
کعبہ عاشقاں دا نقش پا تینڈا الفت آپ دی عین ایمان آقا
منکر آپ دی ذات دا ہے کافر تے من والڑا اے مسلمان آقا
اوہناں گلیاں دی قسم خدا کھاوے پھرے تساں جھتے واہ واشان آقا
ودھ کے جنت تھیں تساں دا در اقدس تے ہے روح الامین دربان آقا
کھانا آپ سندا روٹی جو دی اے اتے ملک اے دونوں جہان آقا
کرے کی تعریف ایہہ ابر عاجز ہے خدا تینڈا مداح خوان آقا

نعت شریف

شہر مدینے والیا دے جا جمال پل دی پل
میں تتڑی تے سوہنیا ہو جا دیال پل دی پل

اوڑھ کے کملی کالڑی دے جا توں اک دکھالڑی
سوہنیاں شاناں والیا من لے سوال پل دی پل

موئی ہوئی میں جیو ساں تیتھوں صدقڑے تھیو ساں
حسن دی جھلک جے کدی دیویں دکھال پل دی وپل

لگے نہ پیر فرش تے پہنچے دماغ عرش تے
خواب دیوچہ ہی جے کدی دیویں جمال پلدی پل

دُکھڑے دور ہون سب شاہ عرب حبیب رب
لاوُو جے میں غریب نوں سینے دے نال پل دی پل

اکھیاں تھکیاں میریاں کر کر اُڈیکاں تیریاں
ابر دیوانگ روساں سن لے توں حال پلدی پل

شاہ مدینہ

بطرز:۔ دکھیاں دی بیڑی کھانے ہلارا

عرض اساں دی سن لو خدارا
شاہ مدینہ بخشو نظارہ

کرماں والے جان مدینے
کرکر زیارت ٹھارن سینے

ساڈا وی جائے چمک ستارا
شاہ مدینہ بخشو نظارہ

بحر غماں دا ٹھاٹھاں مارے
بیڑی آن پئی منجدھارے

تیں بن دیوے کون سہارا
شاہ مدینہ بخشو نظارہ

کم دکھیاں دے آون والے
ہر اک داغم کھاون والے

فرقت تینڈی ناہیں گوارا
شاہ مدینہ بخشو نظارہ

میں دکھیادے سن سن نعرے
رون پئے اسمان تے تارے

میں ان تارو دور کنارا
شاہ مدینہ بخشو نظارہ

میں دکھیا دی سن لو زاری
دکھلاؤ للہ صورت پیاری

موہ لیا جس نے عالم سارا
شاہ مدینہ بخشو نظارہ

عاجز ابر تے کرم کماؤ
وچ قدماں دے سد بلاؤ

دکھلا دیو دربار دوبارہ
شاہ مدینہ بخشو نظارہ

نعت شریف

دیکھ لو رج رج کے اکھیونی مدینہ آ گیا
رحمتاں تے برکتاں دا ہے خزینہ آ گیا

گن دے گن دے انگلیاں تے دن جدائیاں والڑے
کامیابی دا مبارک ہے مہینہ آ گیا

بہندا اٹھدا ڈگدا، ڈھندا، پچھدا، گچھدا رات دن
اپنے آقا دے دوارے تے کمینہ آ گیا

رڑ دا کھڑ دا بحر غم وچہ میرا ایک مدت دے بعد
فضل حق تھیں ہے کنارے تے سفینہ آ گیا

آؤ دوڑو بھر لوو سب اپنی اپنی جھولیاں
فیض سندے موتیاں دا ہے دفینہ آ گیا

پیارا پیارا سبز گنبد دیکھ کے دل بولیا
اہر مقصد دی انگوٹھی دا نگینہ آ گیا

رحمت دو عالم

بطرز:۔ تیرا غم رہے سلامت

اے رحمت دو عالم بگڑی میری بنانا
صدقہ نواسیاں دا مکھڑا پیا دکھانا

وچہ تیریاں اڈیکاں گزری اے عمر ساری
ہن تے ہے وقت آخر آنا ہاں للّٰہ آنا

تیرے ہجر نے ایہہ تن من سٹیا اے پھوک میرا
کدی خواب وچہ ہی آ کے شربت وصل پلانا

ڈبے تراؤن والے اجڑے بساون والے
میرے دل دی اجڑی ہوئی دنیا وی آ بسانا

چھڈ کے تیرا دوارہ جاواں تاں کتھے جاواں
تیرے پاک دردے باجوں میرا ہے کوئی ٹھکانا

پردہ پسند ہے تے اکھیاں دے پردیاں تھیں
میرے دل دے وچہ ایہہ پردے چھپ چھپ کے آسمانا

میریاں امیداں سندی مرجھا گئی اے کھیتی
کدی ترس کھا کے، اس تے ابر کرم وسانا

نعت شریف

نبیؐ جی نے خواب چہ آ کے کملی نوں لٹیا اللہ

مکھ والضحیٰ دکھلا کے کملی نوں لٹیا اللہ

سوہنی و القمر پیشانی والشمس رخسار نورانی

واللیل اوہ لٹ لٹکا کے کملی نوں لٹیا اللہ

اوڑھ کے تے کملی کالی شان مزمل والی!

مٹھے مٹھے بول سنا کے کملی لٹیا اللہ

اکھیاں نورانیاں چہ مست مستانیاں چہ

سرمہ مازاغ دا پا کے کملی نوں لٹیا اللہ

سوہنا حامیم سینہ عطروں سی ودھ پسینہ

ہولی ہولی مسکرا کے کملی نوں لٹیا اللہ

اس بھولے بھالڑے نے اللہ والڑے نے

وارثی منے پلا کے کملی نوں لٹیا اللہ

پھر ساں ہو ابر دیوانی دسے نہ اوہ شکل نورانی

جھنے راتیں نازو دکھا کے کملی نوں لٹیا اللہ

نعت شریف

جو پی لے زندگی میں ایک پیمانہ محمدؐ کا!

رہے وہ عمر بھر واللہ مستانہ محمدؐ کا!

کوئی سمجھے تو کیا سمجھے کوئی جانے تو کیا جانے

دو عالم کی خبر رکھتا ہے دیوانہ محمدؐ کا

ہزاروں بے پیئے سرشار ہو جاتے ہیں ایک پل میں

گذر جائے جدھر سے کوئی مستانہ محمدؐ کا

وہ دل ہے دل کہ جس دل میں بسی ہو آپ کی الفت

وہ سر ہے سر کہ جو ہو جائے نذرانہ محمد کا

فرشتے عجز سے جس در پہ آ آ سر جھکاتے ہیں

وہ ہے دربار گوہر بار شاہانہ محمدؐ کا !

نجف میں کربلا بغداد میں اجمیر و دہلی میں!

کھلا ہے ہر جگہ پر ابر میخانہ محمدؐ کا

جنت دی کیاری

خداجے لجاوے مدینے نوں جاواں
تاں رج رج کے دیدار روضے دا پاواں
کراں جان و دل سبز گنبد توں صدقے
تے جالی نوں چم چم کے اکھیاں نوں لاواں
اوہ جنت دی کیاری پیاری چہ بہہ کے
زیارت کراں پیاس دل دی بجھاواں
پھراں روضہ پاک دے میں چوفیرے
دروداں دے پھل رات دن ہی چڑھاواں
ہو جائے میرا خاتمہ وچہ مدینے
ایہہ پنجاب دل نہ کدی مڑ کے آواں
ہے جنت تھیں افضل اوہ روضہ پیارا
کہ جتھے نے ٹھنڈیاں ہواواں تے چھاواں
ہے دار الشفا ابر در مصطفےٰ دا
آپاؤندے نے ہر مرض والے شفاواں

نعت شریف

بطرز:۔ دلا ٹھہر جا یار دا نظارہ لین دے

پہرے دار نہ توں روک جالی چم لین دین
تھوڑی دیر سانوں روضے دے توں کول بہن دے
للّٰہ روک نہ توں پیارے سانوں لین دے نظارے
اساں صدمیاں دے مارے مساں پہنچے ہاں دوارے
ذرا جلے ہوئے کلیجے وچ ٹھنڈ پین دے
تیرے عشق ستایاں ہوئی وانگ سودائیاں
کدی خواب چہ آجا میریاں سن لے دہائیاں
گل پا پلڑا میں نت عرض گزاراں
آجا ماہی عرب دے میریاں سن کے پکاراں
سیاں گیاں مدینے دل دے مقصد پائے
میں پئی ہندو چہ تڑپاں پل اک چین نہ آئے
اللہ جانیں جیویں میں پئی وقت گزاراں

آ جا ماہی عرب دے میریاں سن لے پکاراں

میری وچھ اڈیکاں لب تے جان ہے آئی

رہیاں من دیاں من وچہ پیا جات نہ پائی

مل جا جاندی واری تتی تن من واراں

آ جا ماہی عرب دے میریاں سن کے پکاراں

برہوں پھوک جلایاں تڑپاں وانگوں پارے

رو رو ابر دے وانگوں نت ماراں نعرے

لے لے نام میں تیرا پئی سینہ ٹھاراں

آ جا ماہی عرب دے میریاں سن لے پکاراں

معراج

بن سنور کے فرش توں عرش ول لے ہے معراج نوں نبیؐ ذیشان چلیاں

ایسی عشق نے حسن نوں کشش کیتی کہ مکان والا لامکان چلیا

آیا فرش تے جو میزبان بن کے ہو کے عرش بتے اج مہمان چلیا

پتلا نور دا اے ابر نوریاں دے پورے کرن نوں ولی ارمان چلیا

واللیل لٹ

میں تینڈی یا محمد نازو ادا دے صدقے
واللیل لٹ دے قرباں مکھ الضحیٰ دے صدقے

عاصی تے نظر رحمت کر دے معراج والے
دے دے وجو چاہیں دینا دو جگ دے راج والے

نہ موڑ در توں خالی اے نوری تاج والے
میں جان و دل تھیں تیرے دست سخا دے صدقے

ہر جا تیرا جلوہ واللہ پیارے میرے
اک کی مدینے ہر اک سینے چہ تیرے ڈیرے

سب عرش فرش والے شیدا نے شاہا تیرے
تینوں جہنے بنایا اس خدا دے صدقے

شمس الضحیٰ دے صدقے بدر الدجیٰ دے صدقے
نور الھدیٰ دے صدقے کہف الوریٰ دے صدقے
صدر العلیٰ دے صدقے خیر الوری دے صدقے

میں مصطفیٰ دے قرباں میں مجتبےٰ دے صدقے

تیرے نواسے پیارے زہرہؓ دے جگر پارے

مولا علی دیاں اکھیاں دے شاہا تارے

من دا سی خود خدا دی جہاں دے ناز سارے

امت توں ہو گئے اوہ وچ کربلا دے صدقے

مہکے اوہ پھل بن بن تکیا جو دل خاراں

ہاں ہاں لب دہن تھیں بخشی شفا بیماراں

گئے فیض یاب ہو ہو درتوں تیرے ہزاراں

ابر کرم میں تیری چشم عطار دے صدقے

الفت نبی دی

الفت نبی دی عین ایمان سمجھو جے نہیں آپدی الفت تاں ایمان وی نہیں

بناں آپدی الفت دے سمجھ اندر آسکدی آپدی شان وی نہیں

الفت آپدی جیکر نہ ہووے دلوچہ تے مل سکدا کدی رحمان وی نہیں

الف آپدی جس انسان نوں نہیں اوہ انسان کی بلکہ حیوان وی

درِ محمد ﷺ

محمدؐ دے در تے رسائی نہیں ہندی
کسے پل جدا ایہہ جدائی نہیں ہندی
میرے رات دن دے ایہہ ہوکے نہیں مکدے
کسے پل بھی اکھیاں تھیں انجو نہیں سکدے
میں ورشن نوں پاڑکاں اوہ پردا نہیں چکدے
نی خبرے میری کیوں سنائی نہیں ہندی
ہوون پر تاں اُڑ کے مدینے میں جاواں
تاں دُکھ رو رو اپنے نبیؐ نوں سناواں
اوہ جالی نوں چم چم کے اکھیاں نوں لاواں
کراں کی ہجر تھیں رہائی نہیں سندی
میں دکھیا کراں رو رو دن رات نالے
اے دو جگ دے مشکل کشا کملی والے
تیتھوں فیض پاؤندے نے سب گورے کالے
تاں میری کیوں مشکل کشائی نہیں ہندی
غماں دے میرے سر تے نت ابر گھڑ کن
جدائی والے خار سینے چہ رڑکن
تاں دیدار نوں سیدا دیدے پھڑکن
ایہناں گلوں بس ہن سمائی نہیں ہندی

نور خزینہ

ماہی مدینے والے دی فرقت رات دنے میرا جیوڑا جلائے

ہر دم بستر غم تے پھڑکاں اک پل موہے چین نہ آئے

جے کوئی روضے پاک تے جائے میں تری تے کرم کمائے

سیس نوا کے اشک بہا کے میرا پیانوں حال سنائے

شہر مدینہ نور خزینہ دیکھ کے جسنوں ٹھروائے سینہ

ہے ایہہ تمنا میں ڈکھیانوں مولیٰ کدی اک بار دکھائے

سپنے چہ آ کے درس دکھا کے چھوڑ گئے مینوں کملی بنا کے

بیتیاں برساں دیدنوں ترساں مورے پیا مڑ مول نہ آئے

ابر ہے چھائے بجلی ڈرائے پی پی پپیہا کوک سنائے

پی بن پاپی جی میرا پھڑ کے نکلے صدا نت ہائے ہائے

تقدیر

مدینے نوں تقدیر جاون نہیں دیندی

ہاں دیدار روضے دا پاون نہیں دیندی

جنہاں جالیاں وچ ہے دو جگ دی رحمت

ایہہ او جالیاں سینے لاون نہیں دیندی

ہرے ہرے گنبد دے کر کے نظارے

کدی سانوں دل دی بجھا دن نہیں دیندی

در مصطفےٰ اتے جا کے اساں نوں

ایہہ دکھڑے دلاں دے سناون نہیں دیندی

جنہاں گلیاں وچ چھویاں حضرت دی تلیاں

ایہہ پلکاں جا اوتھے بچھاون نہیں دیندی

جتھے نور دے ابر دن رات برسن

ایہ او خاک اکھیں چہ پاون نہیں دیندی

نور خانہ

یا نبی مصطفےٰ۔ یا حبیب خدا للہ آناں میری بگڑی ہوئی نوں بنانا

میں ہاں تیندا گدا۔ میںوں بجز خدا خیر پانا۔ میری بگڑی ہوئی نوں بنانا

ہن گھٹاں غم دیاں سرتے چھایاں سینے لاٹاں ہجر نے لایاں

کملی والے پیا۔ آکھے رو رو جیا ترس کھانا۔ میری بگڑی ہوئی نوں بنانا

میری تانگاں چہ عمر وہائی نہ کدی آپنے جھات پائی

میری بخشو خطا۔ چا کے گھونگھٹ ذرا مکھ دکھانا میری بگڑی ہوئی نوں بنانا

دونوں عالم دے اے راج والے اے پیا نور دے تاج والے

جھکیا اسری دی شب۔ اگے آپ دے سب نور خانہ میری بگڑی ہوئی نوں بنانا

بخشو ایسی نظر اے پیارے ویکھاں ہر جا میں تیندے نظارے

ہے ایہہ میری امنگ اپنی الفت دا رنگ آچڑھانا۔ میری بگڑی ہوئی نوں بنانا

جد پہاڑا قیامت دا آوے سب دی نیکی بدی تولی جاوے

اس دن ابر کرم۔ میری رکھنا شرم بخشوانا میری بگڑی ہوئی نوں بنانا

در چماں یا دیوار چماں

روضے نبی تے رہی نہ ہوش اتنی کہ میں در چماں یا دیوار چماں
چماں کلس سنہری یا سبز گنبدیاں ایہہ جالیاں یا کہ مینار چماں
چماں صحن مسجد یا محراب و منبر یا ستون سوہنے طرحدار ار چماں
یا جو باہر اندر چمکاں مار دے نے، اوہ میں اکھیں نال انوار چماں
چماں جنت خاتون دا پاک حجرہ یا میں ایس دے نقش رنگا چماں
چماں باب جبریل یا جائے صفہ ریاض جنہ ہو نثار چماں
ہر اک چیز ایتھے چمن دا لڑی اے کیہڑی چھڈاں تاں کیہڑی میں یار چماں
عشقوں کہیا دل نے کہ ابر باری ہر ایک چیز ہی نال پیار چماں

مدینے دی گل

لکھاں جنتاں ہون نثار استوں دساں کی میں شہر مدینے دی گل
وچ بیان دے آونی ہے مشکل اس نور دے پاک خزینے دی گل
صدقے اوتھے دے جاواں باشندیاں توں کردے ہیں اوہ ہر اک قرینے دی گل
دیکھو کرن حمیں اوتھے دی مدح خوانی یار و بن گئی ابر کمینے دی گل

مدینے دیاں پاک گلیاں

بطرز:۔ اساں جان کے میٹ لئی اکھ وے

سارے جگ توں نے لگدیاں بھلیاں
رہیاں مہک جوں بہشت دیاں کلیاں
مدینے دیاں پاک گلیاں
اونہاں گلیاں نوں جہیڑے ویکھ پاوندے
اوتاں جنتاں نوں ہن بھل جاوندے
ترگیاں او جنہاں نے ہن ملیاں
مدینے دیاں پاک گلیاں
اونہاں گلیاں چہ سونہا رہیا پھردا
سانوں دیکھنے دا چاہے بڑے چڑدا
اوتھے نبی دیاں لکیاں نے تلیاں
مدینے دیاں پاک گلیاں
اوہناں گلیاں تو تن من واریئے
نال پلکاں دے اوہناں نوں بہاریئے
اوتاں رتبے چہ عرش نال رلیان
مدینے دیاں پاک گلیاں

کرے جا کے روضے پاک دا دیدار جو
لے شفاعت دا جو جاکے نقد ادھار او
گنہگاراں نوں الایک دیاں کھلیاں
مدینے دیاں پاک گلیاں

بھایا رب نوں جو انہاں دا جاوناں
ہویا تدوں اوتھے نبی جی دا آوناں
سب آفتاں بلاواں اوتھوں ٹلیاں
مدینے دیا پاک گلیاں

اوتھے نوری ہن راتدن آوندے
پھل روضے تے دوروداں دے چڑھاوندے
کردے پیش نے سلاما دیاں کلیاں
مدینے دیاں پاک گلیاں

اوتھے ابر ہن رحمتاں دے وسدے
ایتھے روندے جو اوتھے جا کے ہسدے
سیاں رل مل ویکھنے نوں چلیاں
مدینے دیاں پاک گلیاں

حضرت بلالؓ کی شان میں

عاشق اک نبی سرور دا نام بلال سدا وے

ماراں رات دنے اوہ کھاوے اف نہ لب تے لیاوے

تتی ریتا تے اس تائیں ظالم پئے لٹاون

پتھر پیٹ تے دھن تتیاں کوڑے بے ساون

ہتھیں پیریں ٹھوکن میخاں دیون سخت سزاواں

عاشق آکھے مڑاں نہ عشقوں بھاویں میں مر جاواں

ظالم آکھن نام محمدؐ دے توں نت لینا

عاشق آکھے کہ بس مینوں چھیڑ نہ اے گل کہنا

کیونکہ نام پیارے والا ہے میری زندگانی

ایس سہانے نام اتوں میں ہو جاواں قربانی

اس دے عشق ہچے اس تائیں رنگ عجب دکھایا

لے پہنچا دربار تے اس نوں تے دلبر گل لایا

پوریاں ہویاں دلی مراداں بھل گئے دکھ سارے

نال خوشی پھر ابر اوہ عاشق ہر دم رنج پکارے

صلی علی نبینا صلی اعلیٰ محمد ۔ صلی علی نبینا صلی اعلیٰ محمد

حضرت اویس قرنیؓ کی شان

عاشق احمدؐ ذیشان اویس قرنیؓ
تجھ پہ صدقے یہ میری جان اویس قرنیؓ

سن کے دندانِ محمدؐ کا شہید ہوجانا
توڑ ڈالے سبھی دندان اویس قرنیؓ

عمر بھر خدمت حضرت میں ہوا نہ آنا
پر ہوئے عشق میں سلطان اویس قرنیؓ

جب سنا آپ نے کہ اوڑھتے کمبل ہیں حضورؐ
کری کمبل ہی میں گزران اویس قرنیؓ

کرتہ حضرتؐ نے دیا آپ کو اور بھیجا سلام
واہ تیرا مرتبہ سبحان اویس قرنیؓ

بخشش امت عاصی کی دعا کا بھی تمہیں
کیا حضرت نے تھا فرمان اویس قرنیؓ

زندگی عشق محمدؐ میں گزار دی ساری

تیرے صدقے تیرے قربان اویس قرنیؓ

کرتے حضرتؐ تھے دعا شہر تیرے کی جانب

کھول کے اپنا گریبان اویس قرنیؓ

کہ مجھے قرن سے آتی ہے نسیم الفت

تھا نبی پاکؐ کا فرمان اویس قرنیؓ

مرتبہ آپ کا تو آپ خدا ہی جانے

کیا کرے ابر بھلا بیان اویس قرنیؓ

مدح حضرت امام الاولیاء سیدنا وارث پاک طاب اللہ ثراہ

تیرا نام لیاں کھلے دل دی کلی حاجی وارث علی حاجی وارث علی

میں ہاں پروانہ شمع نورانی ہیں توں　　مولا مشکل کشا دی نشانی ہیں توں

زہرا فاطمہ دا دل جانی ہیں توں کراں صفت کی میں میرے زندہ ولی

حاجی وارث علی حاجی وارث علی

تیری صورت جو دیکھے دیوانہ رہے ویکھے اکھیاں جو اوہ مستانہ رہے

لب تے اُوسدے بس ایہہ ترانہ رہے میں صدقڑے تیرے ہم شبیہ علی

حاجی وارث علی حاجی وارث علی

صدقہ حسن حسین و اکرم کما میری اکھیانچہ وس میرے دلوچہ سما

میں ہاں تیرا شاہا میتوں نہ چھپا میری وچہ ہے وچھوڑے دے جان چلی

حاجی وارث علی حاجی وارث علی

قبلہ بیدم دا ساڈے تے بیا یہ رہے نفسیں خدماں چہ تیرے نوایا رہے

تیرے دوارے تے بستر جمایا رہے ودھ کے جنت تھیں ہے سانوں تیری گلی

حاجی وارث علی حاجی وارث علی

درتوں خالی نہ کوئی تساں موڑیا ملیا سوا اوس نوں جو کسے لوڑیا

مٹے ہویاں دلاں تیوں تعلق جوڑیا کرو ابردی بھی دور ہن بے کلی

حاجی وارث علی حاجی وارث علی

چادر

میرے آقا میرے وارث میری سرکار دی چادر
غریباں بیکساں دکھیاں دے ہے غمخوار دی چادر

ہاں چن چن پھل درورداں دے بڑے چاتھیں سجائی اے
علی دے لال تاں زہرا دے ایہہ دلدار دی چادر

چھما چھم ہو رہی بارش ہے اتے اسدے رحمت دی
ایہہ ہے کل اولیا دے قافلہ سالار دی چادر

ہاں جس پیارے دے ملنے تھیں پتہ اللہ دا ملدا اے
کی دساں ہے ایہہ اس سید سخی سردار دی چادر

بسا کے عطرت تھیں ملک اسنوں لیائے نے
ہے کر دی تر دماغاں نوں تاں سینے ٹھار دی چادر

آؤ دیکھو چشتیو دیکھو تساں جلوے ذرا اس دے
دکھاؤندی نقشہ ہے اجمیر دا سرکار دی چادر

ہے در تے کر رہیا عرضاں ایہ تنڈا ابر وارث
کرو منظور مولا ایہہ جگر افگار دی چادر

بیدم ماہی

میرے مولیٰ کرم کمایانی — میں بیدم ماہی پایا
جھنے رنگ عجیب چڑھایانی — میں بیدم ماہی پایا
نی اووارث پاک دا پیارا — اتے ٹیڈیاں دلاں دا سہارا
جنہیں جام محبت پیایا — جنہیں جام محبت پیایانی

میں بیدم ماہی پایا

نی اوہ چشتی نظامی سوہنا — ہراک دے دل نوں موہنا
اوہدے سر پنجتن دا سایا — اوہدے سر پنجتن دا سایانی

میں بیدم ماہی پایا

اوہدی صورت اللہ والی — میں دیکھ ہوئی متوالی
بن پیتیاں نشہ چڑھایا — بن پیتیاں نشہ چڑھایانی

میں بیدم ماہی پایا

نی اوہ پتلا مہرو وفا دا — جنہیں سبق آ صبر و رضا دا
سانوں الفت نال پڑھایا — سانوں الفت نال پڑھایانی

میں بیدم ماہی پایا

اوہدے نال جو اکھیاں لادن — دو جگ وچ اوہ ترجادن
اوہدا مولیٰ شان ودھایا — اوہدا مولیٰ شان ودھایانی

میں بیدم ماہی پایا

نی اوہ دیوے شریف وچ وسے
جتھے مینہ رحمت دا وسے
جتھے وارث ڈیرہ لایا !
جتھے وارث ڈیرہ لایا نی

میں بیدم ماہی پایا

میں ابرہاں اسد بردا
نت یادہاں اسنوں کردا
جنہیں راہ حق دا دکھلایا
جنہیں راہ حقدا دکھلایا نی

میں بیدم ماہی پایا

رباعیات

اصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ اصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ

درحبیب ﷺ

آ لے آ گیا در حبیب آئے دل رج رج کے زیارتاں پا لے توں

ادبوں جالیاں کول کھلو کے تے ہو جادست بستہ سرجھکالے توں

کر کے پیش دروداں دے پھل پہلے فیر داستاں غم دی سنالے توں

ابرِ رحمتی چھما چھم برسدے نے اگاں دل دیاں خوب بجھالے توں

عالی دربار

عالی سمجھ کے شاہا دربار تیرا حاضر ہو یا ہاں میں انکساری لے کے
تیریاں رحمتاں دے بوہے دیکھ کھلے بس میں آ گیا ہاں گنہگاری کی کے
تیرے کرم دے سوہنیا زور اُتے ہے غلام حاضر شرمساری لے کے
لاجاں والیا رکھ لے لاج اسدی ابر آ گیا اے اشکباری لے کے

سلام آقا

برساں صدمے فراق دے جھل کے تے حاضر ہو یا اے در تے غلام آقا
چڑھیا سورج وصال بخت جاگے ختم ہجر والی ہوئی شام آقا
کتھے عالی دربار تے میں کتھے بس ایہہ آپ دا ہے سب انعام آقا
کرلود ہن اپنے ابر سند ایہہ قبول صلوٰۃ و سلام آقا

درد

درد و الاہی درد دی سار جانے اوہ کی درد جانیں جنہوں درد ناہیں
کوچے یار دی پہنچے نہ گرد تک اوہ رستے عشق وچہ ہوئے جو گرد ناہیں
دل وچہ دردناہیں رنگ زرد ناہیں آہ سرد ناہیں بس اوہ مرد ناہیں
اوہ کی تڑپنا پھڑکنا ابر جانے وچ عشق سندی جہنوں کرد ناہیں

برسات گزرے

اوہ کی دوزخ تے جنت نوں کرے جسدی عشق یار دیوچہ ہر بات گزرے
اوہ سکھاندی بھلا کی سار جاے جہدی دکھاں دیوچہ حیات گزرے
اوہنوں پتہ کی نیند کی ہوندی اے تارے گندیاں جہدی ہر رات گزرے
اوہ کی لطف برسات دا ابر جانے جہدی بناں برساتھ برسات گزرے

غیب دان

لوے رب نوں دی جہڑا دیکھ اُسنوں بعضے کہن ایہہ غیب نہیں جاوندا اے
خبراں گلیاں پچھلیاں بنی دسے نہیں انت کچھ اوسدی شاں دا اے
سرتوں پیر توڑی اوہ نور سوہناں جامہ نیاں آوہدا انسان دا اے
اپنی مثل جو آکھسن اوہناندے پھر دسو کی اعتبار ایمان دے اے
چابیاں آپ نوں کل خزائن دیاں دیتاں اوہنے جو مالک جہان اے
جہڑا کہے نہیں مالک اوہ کسے شے دے سمجھو منکر اوہ ابر قرآن دا اے

منگناں

اے کوثر دے ساقیا تیرے کولوں میں ایک تیری محبت دا جام منگناں
تیرے عشق وچہ پھراں ہو مستانہ بس میں ایہو اے خیر الانام منگناں
منگناں حور و غلمان نہ جاہ و حشمت تیرے قدماں چہ رہنا مدام منگناں
ہور کجھ دی ابر میں منگدا نہیں اک درد تیرا صبح و شام منگناں

سواری گئی

فرشوں پاک محمد دی عرش اُتے اکھ جھمکن تھیں پہلے سواری گئی
ایہہ وصال سنگ نور دے نور داسی ہر ایک چیز دی حرکت کھلیاری گئی
دیکھ دیکھ کے آپ نوں حور ہر اک کوئی ہوئی صدقے کوئی واری گئی
ابر قدم حضور دے چمنے تھیں دور عرش دی بے قراری گئی

مقام دنیٰ

پہنچے جدوں مقام دنیٰ حضرت فرق ختم ہوئے اُچیاں نیچیاں دے
اوہواوہدے مقام نوں پاوندے نے واقف ہون جو یار دے ٹچیاں دے
وچہ جنت دے آپدی قدم بوسی جھک جھک کردے سن پھل باغیچیاں دے
حوراں پڑھدیاں ابر درود ہیسن کھڑیاں ہو ہو وچہ دریچیاں دے

ہار گیا

ہے جبریل جو موہری نوریاں دا جاکے سدرئی تے ہمت اوہ ہار گیا
اونہوں بعض اپنی مثل سمجھدے نے اوہ سب توڑ حداں کول یار گیا
کہیا آپ نے نوریا چل اگے اوہ نہ جا سکیا کر انکار گیا
مثل کہن والے ہن ایہ ابر دسن یہا آر کہیڑا کون پار گیا

حمد

حمد احد دی لکھے انسان عاجز کتھے حمد اسدی تے انسان کیتھے
نال باقی دے فانی دی کہ نسبت اوہدی شان کیتھے ایہہ زبان کیتھے
اوہ بے حد ایہہ حدوچہ رہن والا پہنچے اوہدے تک ایہدا گمان کیتھے
اوہ قادر مطلق اوہ دانا بیناں سمجھے اوس نوں ابر نادان کیتھے

نور آیا

میں قربان جانوں افضل بشر بن کے وچہ جگ دے رب دا نور آیا
آیا ہر طرف نور پھیلانو نے نوں تے کرن لئی تاریکیاں دور آیا
ہندے سن غم ناک جو دفے راتیں بخشن اوہناں نوں عجب سرور آیا
گنہ گارا ںدے واسطے ابر سوہناں بن کے شافع یوم النشور آیا

ولادت

ہوئی جدوں ولادت حضور سندی نال ادب سبھے جا بجا جھک گئے
شجر شمر شاخاں کلیاں گل بوٹے پڑھ پڑھ کے صل علی جھک گئے
جھک گئے جورو غلمان تے عرش کرسی سب دے سب کارن مصطفیٰ جھک گئے
بعضے بندے نہ جھکے تعظیم اندرائے پر اوہناں دے ابر خدا جھک گئے

بہار دے دن

زور باغ جہاں تے خزاں داسی حضرت آئے تاں آئے بہار دے دن
بلبل چہک پئے مہک پئے پھل ہر سو وچہ چمن دے آئے نکھار دے دن
چڑھیاں خوب ہی لالیاں مالیاں نوں ہسن رورو کے جو پئے گزار دے دن
چھما چھم برسے ابر رحمتاں دے مولا پھیر دتے ہر دکھیار دے دن

درود

دلا بھلا دو جگ تے چاہوناں جے تے پڑھیا نبی تے کر صبح شام درود
مولا کردا تاکید تے خود پڑھ دا نالے پڑھدے نے ملک تمام درود
خاص لوگ جس خطے وچہ پڑھن جدوں سن دے آپ نے خیر الانام درود
تے ذریعے فرشتے پہنچدا اے پڑھدے ہین اے ابر جو عام درود

پنجتن پاکؓ

ایہہ خالق نوں ہر اک تھیں ہین پیارے نبیؐ علیؓ زہرہؓ حسنینؓ واہ وا
وچہ جگ دے ہن مشہور سارے نبیؐ علیؓ زہرہؓ تے حسنینؓ واہ وا
سمجھو سارے جہاں تھیں ہن نیارے نبی علی زہرہ تے حسنینؓ واہ وا
سب بیچاریاں دے ابر ہن چارے نبیؐ علیؓ زہرہؓ تے حسنینؓ واہ وا

لگ گئی اکھ

دیکھو اِک حسین دی دل میرا لکھاں اکھیاں دیو چہ ٹھگ گئی اکھ

ہے نہ غضب کہ دوستو دن دینویں دھاڑا ماریا مار کے دگ گئی اکھ

اشکاں نال بجھاوناں بجھ دہی نہیں کچھ ایسی لا سینے چہ اگ گئی اکھ

ابر دساں کی ایک حسن والڑے دے متھے لگدیاں ایں میری لگ گئی اکھ

غار ثور

غار ثور دے وچہ اے چند مدنی کول اوہدے اک صدق ستارہ دی اے

ایدھر سپ دا ڈنگ دی سہی جاندا کری جاوندا ادھر نظارہ دی اے

ایدھر خطرہ ہے دل وچہ کفار سندا پیش نظر اودھر یار پیارا دی اے

ابر سپ دے زہر دا اثر ایدھر اودھر دیوندا عشق ہلارا دی اے

دو عاشق

دو عاشق وچہ ثور ہو گئے کٹھے مار غار ایدھر یار غار اودھر

ایہہ دیدنوں ترسے اودید کرسے بیقرار ایدھر باقرار اودھر

انہیں ڈنگیا نہ اس نے اُف کیتی زہر دار .ایدھر وفادار اودھر

مقصد دو ہاندا ابر ہو گیا پورا ایہہ نثار ایدھر او بلہار اودھر

نظارہ ہووے

مزا آجاوے جے بلندیاں تے میری قسمت دا مولا ستارہ ہووے
ہوواں وچہ مدینے دے میں ایدھر کملی والے دا اودھر دوارا ہوئے
ایدھر ہوواں میں کھڑا درود پڑھدا اودھر جالیاں وچوں نظارہ ہوئے
دم نکلدا ہوئے ابر ایدھر پیش نظر اودھر نبی پیارا ہوئے

نوری برساتاں

نہیں بھلدیاں اساں نوں کسے ویلے او نوری برساتاں مدینے دیاں
رضواں جنت دی صبح نوں بھل جاوے دیکھ لوے جے راتاں مدینے دیاں
لتھا ہویا اے عرش زمین اتے کی پچھدے اوباتاں مدینے دیاں
وچہ بیان دے آونیاں ہن مشکل اے ابر صفاتاں مدینے دیاں

پتھر

سنگ اسود تھیں اعلیٰ نے اوہ پتھر جتھاں پتھراں نبی دے قدم چمے
جوش عشق دے وچہ میں او پتھر ادبوں اکھیاں تھیں دم بدم چمے
سنگ اسود دنوں چمیاں کھڑے ہو کے اتے اوہ پتھر ہو ہو غم چمے
پہنچا عرش کے ابر دماغ میرا جدا وہ پتھر میں رب دی قسم چمے

کملی

جهدی کملی نے کیتی اے خلق کملی دس اسدی اے پیندی مدینے دے وچ
لے درود جماعت فرشیاندی صبح و شام ایں لہندی مدینے دے وچ
اوتھے بگڑیاں سب دیاں بندیاں نے آس کسے دی نہیں ڈھیندی مدینے دے وچ
ہے وجود پنجاب وچ ابر میرا اتے روح ہے رہندی مدینے دے وچ

رحمت باری

دساں کی میں چھما چھم برسدی اے نت رحمت باری مدینے دے وچ
صدقے باغ جہاں دے اوہدے اپروں جو ہے جنت دی کیارے مدینے دے وچ
غنچے دلدے سدا کھلا وندی اے دگ کے باد بہاری مدینے دے وچ
ابر اک نہ اک دن لے جاوسے گی میری گریہ وزاری مدینے دے وچ

وقت نزع

وقت نزع اے روندے نے کھڑے سارے ایدھر اساں تائیں خوشی چڑھی ہوئی اے
کہ وچہ قبر دے یار دی دید ہوسی ایہہ گل وچہ حدیث دے پڑھی ہوئی اے
اوہ وچہ لحد آ ملے گا نال جسد دے ساڈی ازل توں ہی اکھ لڑی ہوئی اے
او وچہ گور ہنری آ کر وچانن جہدی کنی اے ابر میں پھری ہوئی اے

ترگئیاں

ہوگئیاں ہمیشہ لئی او زندا جہڑیاں عشق محمدؐ چہ مرگئیاں
اصل وچہ ہے اونہاں دی جت سمجھو سرلا بازی جہڑیاں ہرگئیاں
ہوگیا بس اونہاں تھیں رب راضی۔ راضی جو محبوب نوں کرگئیاں
جہڑیاں عشق دے وہن وچہ ڈب مویاں ابردو ہیں جہانیں اوترگئیاں

ایمان اُتے

پنجتن پاک دے صدقے تھیں یا مولا رکھیں آبرو دونوں جہان اُتے
کریں رد شیطان مردود تائیں رہے کلمہ اخیر زبان اُتھے
فضلوں قبر دی کریں آسان منزل نالے رکھیئیں لاج میزان اُتے
ابر تیرے محبوب دا ہے واصف کریں خاتمہ اسد ایمان اُتے

مست ملنگ ہوجا

دلا شمع رسالت تے شوق سیتی آشار توں مثل پتنگ ہوجا
خاطر یار دی جے چڑھنا پوے سولی تے پروا نہ کر سولی ٹنگ ہوجا
تار تار وچہ یار دی جھلک دسے ایسا کسے دے رنگ چہ رنگ ہوجا
چھڈ دوزخ و جنت دے ابر جھگڑے عشق پی مست ملنگ ہوجا

گدا ہو جا

دونوں جگ تے بھلا جے چاہونا ایں دلا عاشق شاہ دوسرا ہو جا
صدقے ہون آزادیاں تیرے اوپروں توں اسیر وچہ زلف دوتا ہو جا
جے اکسیر پھر قدم تیرے میرے نبیؐ داتوں خاک پا ہو جا
شہنشاہ تیرا بھرسن ابر پانی توں محمدؐ دے در دا گدا ہو جا

لگ گئیاں

وچ عشق بلال کمال کیتی دھماں او ہدیاں پے وچ جگ گیاں!
دارے وندتوں اویس سارے جھنیاں عشق ہنریاں وگ گئیاں
جتھے عشق ہووے اوتھے عقل کتھے عقلاں پھک وچہ عشق دی اگ گئیاں
ابر او نہ اکھیاں مول مڑیاں جہڑیاں سوہنے محمدؐ تھیں لگ گئیاں!

مصطفےٰ ہووے

دسوادس غلام نوں کمی کا ہدی آقا جہدا سوہناں مصطفےٰ ہووے
شہنشاہاں تے رکھے اوہ شرف کیوں نہ جو محمدؐ دے در دا گدا ہووے
اوہدی رہے کیوں بھلا کوئی اڑی مشکل حامی جس دا مشکل کشاؓ ہووے
ابر اونہوں طوفان داغم کا ہدا جہدا ناخدا غوث والورا ہووے

اکھیاں!

ہر کوئی آکھدا اکھیاں لگ گئیاں پر ہے لادنیاں بہت محال اکھیاں

صدقے حضرت دے جایئے صحابیاں توں جہڑے لاکے گئے دکھال اکھیاں

یا صدیقؓ تے عمرؓ عثمانؓ حیدرؓ چوہاں یاراں نے لائیاں کمال اکھیاں

یا پھر حضرت خبیبؓ نے حد کیتی یا پھر لائیاں اویس و بلالؓ اکھیاں

تے یا حضرت حسینؓ نے وچہ کربل لاکے دسیاں سوہنے دے نال اکھیاں

مڑیاں مول نہ میں قربان جاواں ویکھ کے کس دے بال اکھیاں

ہو یا کنبہ شہید پر او ثابت رہیاں وچہ صبر و استقلال اکھیاں

لگ کے نال محمدؐ جو مڑن نہ اوہ۔ دے ابر نوں وی ذوالجلال اکھیاں

اوہ وی اکھیاں بلا کوئی اکھیاں نے جہڑیاں نال حضور دے جڑدیاں نہیں

جڑ جاون جہڑیاں اک واری پھر اوہ لکھ موڑ کدی مڑدیاں نہیں

چھو جاون جو آپدے نال دامن اوہ کسے دی گل توں تھڑدیاں نہیں

ابر جہناں دا نبی ناخدا ہووے اوہ بیڑیاں کدے وی رھڑدیاں نہیں

قصیدہ در بیان شاعر عشق حقیقی حضور الحاج فقیر ابر شاہ صاحب ابر وارثی

از کلک گوہر سلک صائم چشتی صاحب فیصل آباد

ایسی وارث نے ابر تے نظر کیتی۔ ابر وارثی قلم کا شاہ بنیاں
جھیڑے پاسے نوں ابر دا قلم ٹرپا۔ میرے جھیا خاطر اوہو راہ بنیاں
قلم ابر دا رحمت دا ابر بن۔ نعت نبی دے موتی برساوند ریہا
شاعر پھسے رہے زلف رخسار اندر۔ ابر نغمے محمد دے گاوند رہیا
شاعر کوئی وی اوتھے نہیں برس سکیا۔ جھیڑی بزم وچ ابر سرکار برسے
جدوی درد بھریا اونہاں شعر پڑھیا۔ ہنجوں اکھیاں چوں لگاتار برسے
چن چن نعت محمد دے پھل غنچے ابر شاہ بہاراں نوں ونڈدا ریہا
آپ ریہا روندا ہجر یار اندر ہاسے دوستا یاراں نوں ونڈدا ریہا
نعت گو شعراء نوں خاص کرکے، ہن منزل دے ابر نشان دسے
جھیڑے شاعر نوں دعویٰ اے شاعری دا۔ آوے اوہدے مقام تے آن دسے
پڑھ پڑھ نعت محمد دی دنے راتیں۔ ابر حق غلامی ادا کیتا
ابر رحمت تے ابر بہار اوہدی اج وی تازہ بہار دس دی

ابر نور چوں نور دیاں پہن چمکاں لفظ لفظ وچ نویں چمکار دس دی

لیکے کرم مدینے دیاں بدلاں چوں۔ ابر کرم تے ابر مدینہ چمکے

اوتھے تیک ہے کہدی پرواز ہونی۔او ہدے ذہن دا جیتے نگینہ چمکے

اوہدی ابر محبت محبتاں دی یادگار عظیم کتاب بن گئی

روح فردوس دی ابر فردوس اندر۔ صفحے صفحے تے سمٹ کے آ گئی اے

حسن ابر جمال دے ورقیاں تے ساری شان جمال سما گئی اے

نعت گو شعراء وچہ حشر تیکر ابر وارثی دا ریہا نام اوچا

صائمؔ عقل حیران ہو پرت آوندی اینا ابر نوں ملیا مقام اوچا

شہادت

عاشق سمجھدے عید شہید ہونا چڑھ کے نیزے تے قرآن سناؤن ہس کے

راضی اپنے یار نوں کرن خاطر وچہ ہتھیاں دے بچے کہون ہس کے

کریمؔ درگاہ خدا اندر نال عجزے دے گردن جھکون ہس کے

بر راہ کے بھگتے تہائے تن دن وچہ سجدیاں سیس کٹون ہس گے

تعزیت

از خامہ گوہر بار جناب دائم اقبال صاحب ۔دائم
بر موقعہ وصال حسرت آیات مداح حبیب الحاج حضرت
ابر شاہ صاحب ابردراثی رحمتہ اللہ علیہ

کوہستان اخبار دیوچہ پڑھیا میرا ٹرگیا یار ملتان والا
حاجی صوفی حضرت ابر شاہ شاعر جانی جان ایمان عرفان والا
ابر سنایہ فصاحت تے پان والا ابر موتیاں مینہ برسان والا
اوہ قلندر جالندھری اللہ اللہ ابر وارثی پاک زبان والا
ابر بلبل باغ حضور انور اندر نعت دے نام نشان والا
ہیسی گیارہ دسمبر تے سن باسٹھ مینوں گھٹ کلیجڑے لان والا
عارف۔ عاشق۔ درویش۔ فقیر کامل گھڑو گھڑی پیغام پہچان والا
موت آکے بھی اوہنوں نہیں آئی ابر زندہ اے اُچڑی شان والا
ابر قبر دے وچہ بھی گج ریہا ابر جاکے بھی ناہیں جان والا
ابرچھماچھم وسدا اسدار ہسی دھماں دیس پنجاب وچہ پان والا
محترم راز گیسوں دراز ماہی سو سو دل وچہ پیچ اڑان والا
اوہدے شرف۔ انعام۔ احسان۔ لکھاں اشرف والا انعام احسان والا
جنت ابر دے دردی کنیز ادنیٰ بلکہ جنت نوں رنگ لگان والا
بازو دائم داگیا اے ٹٹ گویا ابر بھائی سی مرد میدان والا

عزیزان اشرف و انعام وارثی احسان وارثی سلمہا اللہ تعالیٰ، دعائیں، میر ایصال ثواب کی مجلس چہلم پر حاصر نہ ہو سکونگا۔ معذرت خواہ ہوں، میری طرف سے دلی تعزیت قبول کریں اور یہ

قطعہ تاریخ وفات از قلم جناب الحاج محمد عبدالعزیز شرقی صاحب

قطعہ تاریخ وفات

سرخیلِ نعت گویاوہ مدیح رسول مقبولؐ

جناب ابر وارثی رحمتہ اللہ علیہ

خلد میں جم رہی تھی محفل نعت پڑھ رہے تھے ملائکہ صلوٰت
مرحبا کی صدائیں گوش نواز گو نجتے تھے درود کے نغمات
جمع تھے سب وہاں مدیح رسول پیش کرتے تھے اپنے جذبات
یک بیک اک طرف فرشتوں میں وغل ہوا "آیا ابر رحمت نعت"
۱۳۸۲ھ

آپ کا شریک غم محمد عبدالعزیز شرقی